

**نارتھ ویسٹرن تھیالوجیکل سیمینری**

**Northwestern Theological Seminary**

**یوحنا کی انجیل**

سوال نمبر 1: نیکدیمس کی زندگی پر نوٹ لکھیں اور یسوع مسیح سے اس کی گفتگو بیان کریں۔

جواب: **نئے سرے سے پیداہونا:**

یسوع نے جواب میں اس سے کہا میں تجھ سے سچ کہتا ہوں کہ جب تک کوئی نئے سرے سے پیدا نہ ہو وہ خدا کی بادشاہی کو دیکھ نہیں سکتا ۔ (یوحنا 3: 3)

مقدس یوحنا رسول نے خداوند یسوع کی خدمت کو نہ صرف بھیڑ کیلئے گروہی صورت میں بیان کیا ہے بلکہ اس نے چند ایک ایسے واقعات بھی درج کئے ہیں جن میں خداوند نے شخصی طور پر ایک شخص کو خدا کی بادشاہت کے بھید بیان کِئے۔ اس سے اُس کی لوگوں کیلئے شخصی طور پر اور انفرادی سطح پر فکر مندی ثابت ہوتی ہے جو انجیلی ایمان کو پختگی مہیا کرتی ہے کہ نجات کیلئے خُداوند خُدا ہر ایک انسان کو فضل میں قبول کرتا ہے۔

نیکدیمس نے جس کا تعارف فریسیوں کے ایک سردار کے طور پر کرایا گیا ہے رات کے وقت یسوع کے پاس آکر اُس سے ملاقات کی اور مذہبی نوعیت کی بات چیت شروع کی۔ بات چیت کا آغاز عمومی نوعیت کے ایمان اور عقیدہ سے ہوا کہ خُداوند یسوع جو معجزات کرتا تھا وہ اُس کے خُدا کی طرف سے ہونے کا ثبوت ہیں۔ اور یہ بھی کہ وہ ربّی کی طرح سکھاتا ہے اور اُستاد کے درجہ پر قابل قبول ہے۔ نیکد یمس نے ایک ہی سانس میں خداوند یسوع کی بابت چار باتوں کو تسلیم کرتے ہوئے اپنی بات کا آغاز کیا۔ خُداوند یسوع نے یہ سُن کر جو جواب نیکد یمس کو دیا وہ ہماری آج کی آیت ہے۔ جو اپنے متن کے لحاظ سے ایک گہرا الہیاتی بھید پیش کرتی ہے۔ خداوند یسوع نے نیکد یمس کی اس بات پر کہ جو معجزات وہ دکھاتا تھا وہ خُدا کے اُس کے ساتھ ہونے کا ثبوت ہیں یہ کہا کہ معجزات خدا کی بادشاہت کے نشان ہیں۔ یوحنا کا مجموعی موقف یہی ہے کہ یسوع مسیح کے معجزات خدا کی بادشاہت کے نشان ہیں۔ یہ کہہ کر خُداوند نے بات چیت کا رُخ عمومی تاثر سے آگے بڑھاتے ہوئے خصوصی یقین دہانی کی طرف لگایا جو نئے سرے سے پیدا ہونے کی بابت ہے۔ انا جیل مقدسہ میں کئی مقامات پر خُداوند یسوع نے خُدا کی بادشاہت اور اُس میں داخلہ کے معیار کی بات کی ہے۔ مثلاً مقدس رسول نے آسمان کی بادشاہی میں داخلہ کے معیار کے بارے میں خُداوند یسوع کی بات چیت کو یوں

درج کیا ہے۔

اس نے ایک بچے کو پاس بلا کر اسے ان کے بیچ میں کھڑا کیا۔ اور کہا میں تم سے سچ کہتا ہوں کہ اگر تم توبہ نہ کروگے اور بچوں کی مانند نہ بنو گے تو آسمان کی باداشاہی میں ہرگز داخل نہ ہوگے ۔ (متی 18: 2-3)

خداوند کے شاگردوں کو یہ آگاہی اُن کی بادشاہی میں کون بڑا ہونے کے سوال کے جواب میں دی گئی ۔ اسی طرح نیکد یمس کی اس بات کے جواب میں کہ معجزات خدا کی حضوری کی علامت ہیں خداوند یسوع نے اُس کی بات اور یقین کی نفی کئے بغیر اس کو اس سے بھی بڑی حقیقت کی طرف لے جانے کے لئے کہا کہ خدا کی حضوری اور بادشاہت دو ایسی حقیقتیں ہیں جن کا تعلق خدا کی طرف سے مہیا کر دہ ہمیشہ کی زندگی سے ہے۔ نجات کے ان بھیدوں کو پورے طور پر سمجھنے کیلئے نئے سرے سے پیدا ہونے کی ضرورت ہے۔ نئے سرے سے پیدائش کا یہ تصور یوحنا کے ہاں موجود ہے۔ جس نے اس کو بڑی خوبصورتی سے پیش کیا ہے۔ "نئے سرے سے" کیلئے استعمال ہونے والے یونانی لفظ "Anothen" کا مطلب " اوپر سے " بھی ہو سکتا ہے۔ ماہرین کا کہنا ہے کہ متن کے لحاظ سے "نئےسرے سے " پیدا ہونا زیادہ بہتر ترجمہ ہے۔ لیکن یہ بات اپنی جگہ قائم ہے کہ جس طرح خداوند یسوع نے پیلاطوس کی باتوں کے جواب میں کہا کہ اگر تجھے اوپر سےنہ دیا جاتا تو تیرا مجھ پر کوئی اختیار نہ ہوتا۔ (یوحنا 19: 11) جس سے خدا کی

طرف سے مراد ہے۔

یہودی مذہب میں آسمان کے حوالہ سے خدا کی حضوری کو مانا جاتا تھا جس میں ہم یہ اخذ کرتے ہیں کہ آسمان دن صرف خدا کی حضوری بلکہ اُس کی مرضی۔ ارادہ تجویز اور نجات بخش ارادوں کی آماجگاہ ہے۔ یہاں خداوند یسوع نیکدیمس کو یہی بڑی حقیقت سمجھا رہے ہیں کہ معجزات جو اس کی معرفت ہورہے تھے جن کو لوگ خدا کی حضوری کا ثبوت سمجھ رہے تھے ان کو پورے طور پر کھنے کیلئے رائج الوقت الہیاتی نظریات میں ترقی کی ضرورت ہے۔ خدا کو اس کی ذات اور وجود کے حوالہ سے جانا پہلا قدم ہے۔ دوسرا قدم یہ ہے کہ اوپر سے آئے ہوئے فضل کے مطابق پیدا ہونے کے عمل کو حاصل کیا جائے۔ یہ عمل اپنی نوعیت میں روحانی پیدائش ہے ۔ اور اپنے اندر نیا پن رکھتی ہے۔ اس پیدائش سے انسان کا نظریہ زندگی بدل جاتا ہے۔ یوجنا کی انجیل کے ابتدائیہ میں سب چیزیں جو وجود رکھتی ہیں جن میں انسان کی تخلیق بھی شامل ہے اُن کے وجود میں آنے کو مسیح خداوند جو کلمہ خدا ہے اُس کے تخلیقی عمل کے ساتھ جوڑا گیا ہے۔ (یوحنا 1: 3) اور پھر(یوحنا 1: 12) میں ایمان لانے والوں کے خُدا کے فرزند بننے کے حق کو پیش کرتے ہوئے درج کیا گیاہے کہ یہ لوگ جو خدا پر ایمان رکھتے ہیں وہ انسان کے ارادہ سے نہیں بلکہ خدا سے پیدا ہوئے ہیں ۔ (یوحنا 1: 13) خدا سے پیدا ہونے کا عمل "اوپر سے" یعنی آسمان سے پیدا ہو نا خدا کے بیٹے اور بیٹی بننے کا عمل ہے۔ جس کو نئے سرے سے پیدا ہونے کا عمل اور طریقہ کا رکہا گیا ہے۔

دلچسپ بات یہ ہے کہ نیکدیمس جو شرع کا عالم ہے وہ "نئے سرے " سے پیدا ہونے کو جسمانی طور پر "دوبارہ " پیدا ہونے کا عمل سمجھ رہا تھا۔ اور بغیر کچھ سوچے سمجھے اُس نے خداوند سے سوال کیا کہ یہ کیسے ہوسکتا ہے؟ کیا انسان دوبارہ اپنی پیدائش کے عمل کو دہراسکتا ہے؟ اس سوال کے جواب میں خداوند نے ایک اور رخ سے اپنی بات کو سمجھانے کی کوشش کی اور وضاحت کرتے ہوئے کہا۔ " جب تک کوئی آدمی پانی اور روح سے پیدا نہ ہو وہ خدا کی بادشاہی میں داخل نہیں ہو سکتا ۔ " ( یوحنا 3: 5)

نیکد یمس دوسرے اُستادوں اور ربیوں کی طرح خدا کی بادشاہت کو بنی اسرائیل کی جسمانی اور نسلی سطح پر رکھ کر سوچ رہا تھا۔ وہ ابھی تک اس درجہ پر تھا کہ خدا کی بادشاہت بنی اسرائیل کیلئے یہودی ماں باپ کے ہاں پیدا ہونے سے منسلک ہے۔ اور خدا کے عہد کی برکات اس میں پوشیدہ ہیں، خد اوند نے اُس کو بتایا کہ روح اور پانی سے پیدا ہونا ضروری ہے۔ یہ بات نیکدیمس کی سمجھ میں نہ آئی اور اُس نے خُداوند سے پو چھا کہ یہ سب کچھ کیسے ہو سکتا ہے؟ روح اور پانی سے پیدا ہونے کا الہیاتی تصور یوجنا کی تحریروں میں ایک امتیازی تصور ہے جس کا تعلق خُدا کی نجات بخش برکت سے ہے۔ ان باتوں کی تشریح کلیسیائی حلقوں میں مختلف زاویوں پر کی جاتی ہے لیکن جو بات مشترک ہے وہ یہ ہے کہ روح القدس کی برکت اور پاک سیکر امنٹوں کی شراکت جس کی بدولت ایماندار کلیسیا کی شراکت میں آتے ہیں ان کے حوالوں سے خدا کی بادشاہی یعنی نجات کی برکات ایمانداروں کیلئے مہیا ہوتی ہیں۔ یوحنا رسول نے اپنے پہلے خط میں اس مضمون کو جاری رکھا ہے اور یسوع کو مسیح ما ننا خدا سے پیدا ہونے کی بدولت ممکن ہے۔ (۱۔ یوحنا 5: 1) خدا سے پیدا ہونا دراصل نئے سرے سے پیدا ہونا ہے۔ اور یہ عمل روح القدس کی قدرت سے وقوع پذیر ہوتا ہے۔ خداوند یسوع کی یہ بات کہ جو جسم سے پیدا ہوا ہے جسم ہے اور جو روح سے پیدا ہوا ہے رُوح ہے۔ (یوحنا 3: 6) کو پولس رسول نے رومیوں کے خط میں یوں واضح کیا ہے۔

" کیونکہ جو جسمانی ہیں وہ جسمانی باتوں کے خیال میں رہتے ہیں لیکن جو روحانی ہیں وہ روحانی باتوں کے خیال میں رہتے ہیں اور جسمانی نیت موت سے مگر روحانی نیت زندگی اور اطمینان ہے۔۔۔۔۔۔ لیکن تم جسمانی نہیں بلکہ روحانی ہو بشر طیکہ خدا کا روح تم میں بسا ہوا ہے۔ (رومیوں (8: 5-6، 9)

مقدس یوحنانے روح اور پانی کے ساتھ خون کا ذکر بھی کیا ہے کہ جس کا بھی بی ایمان ہے کہ یسوع خدا کا بنا ہے۔ اُس کو یہ جان لینا ضروری ہے کہ یہی ہے وہ جو پانی اور خون کے وسیلہ سے آیا تھا یعنی یسوع مسیح ۔ وہ نہ فقط پانی کے وسیلہ سے بلکہ پانی اور خون دونوں کے وسیلہ سے آیا تھا ۔ (۱۔ یوحنا 5: 6)

اور یہ کہ اس بات کی گواہی روح دیتا ہے:

اور جو گواہی دیتا ہے دو روح ہے۔ کیونکہ روح سچائی ہے ۔ (۱۔ یوحنا 5: 7)

اور پھر یہ لکھا ہے کہ گواہی دینے والے تین ہیں ۔ روح اور پانی اور خون اور یہ تینوں ایک ہی بات پر متفق ہیں۔ (۱۔ یوحنا5: 8)

یہ بات یقینی ہے کہ نیکد یمس خداوند یسوع کے ساتھ اس ملاقات اور دیگر حوالوں سے یسوع کی شاگردی اختیار کر چکا تھا جس کا ثبوت خداوند یسوع کے ساتھ اُس کی عقیدت میں واضح ہوتا ہے۔ اُس نے ارمتیہ کے یوسف کے ساتھ مل کر خداوند یسوع کی تدفین کی اور اپنے وسائل کو بڑی فراخدلی سے استعمال کرتے ہوئے یسوع کے دفن سے پہلے یہودی دستور کے مطابق مر اور عود ملا کر پچاس سیر یعنی کوئی ایک من سے زیادہ خوشبودار چیزیں لے کر آیا۔ اپنی نوعیت میں یہ کسی بھی طرح شاہانہ دفن سے کم نہ تھا۔ وہ یسوع کو ایک بادشاہ کے طور پر دفن کرنے کیلئے اتنی بڑی مقدار میں مُر اور عود لے کر آیا ۔ اسی طرح جس طرح یسوع کی پیدایش پر مجوسیوں نے یسوع کو تحائف پیش کرتے ہوئے شاهانہ طریقے سے اس کے درجہ کو قبول کیا۔

خداوند یسوع کی باتیں اپنے اندر بادشاہی کے بھید رکھتی ہیں ۔ نئے سرے سے پیدا ہونے کا بھید ایک عمل اور روحانی حقیقت ہے۔ جس میں اپنی توجہ اس پیدایش کی طرف لگانا شامل ہے جو ایمان کی پیدائش ہے۔ جس کے تحت خدا ہمیں اپنے فضل میں قبول کرتا ہے۔ اس پیدائش کی بدولت روح القدس کی قدرت سے زندگی میں ایک ترجیحی تبدیلی پیدا ہوتی ہے۔ ایماندار اپنی خودی کا انکار کرتے ہیں ۔ وہ اپنی صلیب اٹھا کر بنی نوع انسان کے دکھوں،گنا ہوں اور مشکلات کو محسوس کرتے ہیں۔ وہ اس دنیا کی بحالی کی فکرمندی کرتے ہیں۔

آپ اپنی خدمت میں اس احساس کو مضبوط کریں کہ نئی پیدائش کا تاثر لوگوں میں عام ہو۔ وہ اس عمل کو اپنے لئے ایک ضروری قدم سمجھیں۔ آمین!

سوال نمبر 2: یسوع مسیح کیسے آبِ حیات کا چشمہ ہے؟

جواب:

خداوند یسوع مسیح نے اس عورت سے پانی مانگتے ہوئے اپنی گفتگو کا آغاز کیا۔ سامری عورت کو بہت تعجب محسوس ہواکہ یسوع اس سے باتیں کررہا ہے۔ اُس نے اپنی اس حیرت اور تعجب کا اظہار بھی کیا۔ ایسا کرنے سے اُس عورت نے خداوند کو یہودیوں اور سامریوں کے درمیان رخنہ یاد دلایا۔

خداوند نے اُسے جواب دیا کہ کاش وہ جانتی کہ جو اس سے پانی مانگتا ہے وہ کون ہے۔ اس کے پاس بھی دینے کو پانی ہے۔ تاہم جو پانی یسوع دیتا ہے دو زندگی کا پانی ہے۔ جواس پانی سے کہیں بہتر تھا جو تھی جو سامری عورت یعقوب کے کنویں سے نکالتی تھی ۔

یوں لگتا ہے کہ اس تجو یز پروہ عورت ناراض ہوئی، کیا ممکن ہے کہ اسےاپنی قوم کے لئے یہ بات ایک بے عزتی محسوس ہوئی؟ یہ بات صاف ظاہر ہے کہ جو کچھ خداوند نے کہا وہ اُس عورت کو نا گوار رہا ۔ اس عورت نے کہا " کیا تو ہمارے باپ یعقوب سے بڑا ہے جس نے ہم کو یہ کنواں دیا اور خوداس نے اور اس کے بیٹوں نے اور اُس کے مویشی نے اس میں سے پیا؟ ( 12 آیت) خداوند نے یعقوب کے کنویں کے پانی اور اس پانی میں فرق بیان کیا جو وہ دینے کی قدرت رکھتا ہے۔

خداوند یسوع مسیح نے 14 ویں آیت میں کہا، جو پانی میں اسے دوں گا وہ اس میں ایک چشمہ بن جائے گا جو ہمیشہ کی زندگی کے لئے جاری رہے گا۔ "خداوند اس نجات کی طرف اشارہ کر ر ہے تھے جوبنی نوع انسان کو پیش کرنے کے لئے آتے تھے۔ نجات آب حیات کی مانند ہے۔

پانی کے بغیر ہم زندہ نہیں رہ سکتے ۔ پانی کے بغیر ہر طرف بنجر پن اور قحط سالی ہوتی ہے۔ وہ نجات جو خداوند دیتا ہے وہ ترستی جانوں کو تسکین بخشتی اور روئیدگی اور شادابی کا باعث ہوتی ہے۔ جوکوئی خداوند کی نجات کے چشموں سے پانی پی لیتا ہے، وہ کبھی پیا سانہ ہوگا۔

بلکہ ہمیشہ کے لئے اپنے اندر ایک آسودگی کا تجربہ کرتا ہے۔ کیا آپ نے اپنے اندر ایسی پیاس محسوس کی ہے ؟ کیا آپ نے کبھی محسوس کیا ہے کہ آپ کی زندگی میں ایک خلا اور تشنگی پائی جاتی ہے ؟ کیا آپ کی زندگی بے مقصد اور بے معنی سی معلوم ہوتی ہے؟ کیا آپ کی زندگی بیابان کے صحرا کی مانند ہے؟ اگر ایسا ہے تو پھر آپ کو نجات کے چشموں سے پینے کی ضرورت ہے۔ نجات کا آب حیات جو خداوند دیتا ہے اس طور سے آپ کے اندر پائی جانے والی پیاس کی تسکین کرے گا جو کوئی اور نہیں کر سکتا۔ آئیں اور اسی وقت جی بھر کر پئیں ۔ نجات کا یہ پانی بلا قیمت مفت ملتا ہے۔

جو کچھ خداوند کہہ رہا تھا سامری عورت سمجھ نہ سکی۔ اُس عورت نے اُس سے کہا : " اے خداوند و ہ پانی مجھ کو دے تا کہ میں نہ پیاسی ہوں نہ پانی بھرنے کو یہاں تک آؤں ۔ وہ ابھی تک دنیاوی پانی کے بارے میں خیال کر رہی تھی۔ وہ ابھی تک خداوند کی بات نہیں سمجھی تھی۔ خداوند نے اُس کو سمجھانے کے لئے کہا کہ وہ پہلے اپنے شوہر کو بلا کر لائے ۔ یہی بات اس کے مال نشتر محسوس ہوئی۔ اُس نے خداوند سے کہا: "میں بے شوہر ہوں۔"

خداوند یسوع مسیح نے اس سے کہا: تو نے خوب کہا کہ میں بے شو ہر ہوں، کیوں کہ توپانچ شوہر کر چکی ہے اور جس کے پاس تو اب ہے وہ تیرا شوہر نہیں ہے۔ یہ تو نے کا سچ کہا ۔وہ خداوند سے اپنا حال چھپا نہ سکی ۔ خداوند یسوع مسیح اُس کی زندگی کی حالت سے پردہ اٹھاتے ہوئے اُسے ایک نجات دہندہ اور نجات کے چشموں سے پانی پینے کی ضرورت کا احساس دلا ر ہے تھے۔ کہیں پانی اس کی زندگی کے اندرونی دکھوں اور غموں سے اسے رہائی دے سکتا تھا۔ کیا وہ مردوں کے ساتھ تعلقات استوار کر کے اپنی زندگی کے دکھوں اور غموں کو چھپانے کی کوشش کر رہی تھی ؟ وہ پانی جو خداوند یسوع مسیح نے پیش کیا، وہ تنہائی ، خالی پن ، عدم تحفظ اور دیگر کئی ایک خراب حالتوں سے شفا کی مجرب دوا تھا۔ خداوند یسوع مسیح اُس کی ضرورت سے آگاہ اور باخبر تھے۔ انہوں نے اُس کی اہم ضرورت پر انگلی رکھ دی۔ اور پھر اُس کا حل بھی بتا دیا۔

خداوند یسوع مسیح کے اس بیان سے اُس عورت کو بڑا دھچکا سا لگا۔ اب اس عورت کو اس بات کا احساس ہوا کہ جو اُس سے باتیں کر رہا ہے وہ محض ایک یہودی آدمی نہیں ہے۔ اس کے سامنے ایک نبی تھا۔ یہ شخص تو صرف اسی صورت میں ہی اُس عورت کے تعلق سے سب کچھ جان سکتا تھا اگر خدا اس پر سب کچھ ظاہر کرتا۔

خداوند یسوع کو نبی سمجھنے کے بعد، سامری عورت نے خداوند یسوع مسیح کی توجہ اپنے سے ہٹانے کی کوشش کرتے ہوئے سامریوں اور یہودی لوگوں کے درمیان پائے جانے والے تضادات اور تفرقات کو بیان کرنا شروع کر دیا۔ اُس عورت نے ایک پرانا قصہ چھیڑ دیا کہ دونوں گروہوں کو کہاں پر خدا کی عبادت اور پرستش کرنی چاہئے۔ تاہم خداوند یسوع مسیح نے اپنی توجہ میں خلل پیدا نہ ہونے دیا۔ خداوند نے بتایا کہ وہ وقت آتا ہے جب جغرافیائی حدود خداوند کی پرستش میں کوئی اہمیت نہ رکھیں گی۔ خدا تو جگہ کی بجائے پرستش کے لئے دل کے رویہ پر زیادہ نگاہ کرتا ہے۔ خداوند یسوع مسیح نے اُس سامری عورت کو بتایا کہ سچے پرستار "روح اور سچائی" سے پرستش کرنے کے لئے فکر مند ہوتے ہیں۔ بہت سے لوگ ہیں جو خداوند کی سچائیوں کو دہنی طور پر قبول کرتے ہیں، وہ علم الہیات سے لطف اندوز ہوتے ہیں لیکن اُن کی روحوں میں کوئی جنبش پیدا نہیں ہوتی۔

خداوند یسوع مسیح جانتے تھے کہ اس سامری عورت سے ملاقات ایک بہت بڑے کام کا آغاز ہے۔ خداوند نے اپنے شاگردوں کو بتایا تھاکہ فصل تو بہت زیادہ ہے جسے جمع کرنے کی ضرورت ہے۔ انہوں نے اس کے لئے کوئی کام نہیں کیا تھا۔جو کچھ خداوند بیان کرر ہے تھے شاگردوں کو اس کی سمجھ نہ آئی۔ جس فصل کا خداوندذکر کر رہے تھے وہ جلد ہی سامنے آگئی۔ شاگردوں کو ابھی شہر سے واپس آئے ہوئے تھوڑا وقت ہی گزرا تھا۔ یعقوب کے کنویں کے گرد سامری متلاشی جوق در جوق جمع ہورہے تھے۔ وہ بہت سے سوالات لے کر وہاں آئے تھے۔ وہ اس لئے آئے تھے کیوں کہ سامری عورت نے انہیں مدعو کیا تھا۔ انہوں نے خداوند کی باتیں بغور سنی تھیں۔ خدا کے روح نے اُن کے درمیان جنبش کی اور وہ خداوند یسوع مسیح پر ایمان لے آئے ۔ اب وہ سامری عورت کی وجہ سے خداوند یسوع مسیح پر ایمان نہیں لائے تھے ۔ بلکہ خداوند کے کلام کو سن کر اُس پر ایمان لے آئے تھے۔ انہوں نے اسے مدعو کیا کہ وہ ان کے ہاں قیام کرے۔ خداوند نے اپنے شاگردوں کے ساتھ دو دن وہاں قیام کیا۔ اور سامر یہ میںکلام کی منادی کرتے اور تعلیم دیتے رہے۔یہی وہ زندگی کا پانی تھا جو سامری عورت نے یسوع مسیح کے کلام کے ذریعہ سے لِیا اور دوسرے سامریوں کو بھی زندگی کے کلام کی طرف کھینچ لائی اور جیسے ہی انہوں نے خداوند یسوع مسیح کا کلام سنا تو وہ اس کے نام پر ایمان لائے کہ خداوند یسوع مسیح ہی نجات دہندہ ہیں۔ (یوحنا 4 باب)۔

سوال نمبر 3: یسوع مسیح کے معجزات پر مضمون لکھیں۔

جواب:

یسوع مسیح سے پیشتر بہت سے معجزات کرنے والے گزرے ہیں خُدا اپنے نبیوں کے وسیلہ اپنا جلال ظاہر کرنے کو معجزات کرتا رہا ہے رسولوں نے نئے عہد نامہ میں معجزات کئے اور تاریخ میں ایسے بہت سے گزرے ہیں جو معجزات کرنے کے دعویدار ہیں لیکن بائبل مقدس کے طالبعلم ہونے کے ناطے بہت سے بڑے ناموں اور معجزات کے باوجود ہمیں یسوع جیسا معجزے کرنے والا کوئی اور نظر نہیں آتا ہے۔ یسوع آپ خود ایک معجزہ تھا۔ اور جب آپ یسوع پر ایمان لاتے ہیں تو اُس میں ہو کر معجزہ کرنے کی فضیلت پاتے ہیں۔

یسوع نے ایسے معجزے کبھی نہیں کئے جیسا کہ عام جادو گر کرتے پھرتے ہیں کہ لوگوں کی توجہ حاصل کر کے اپنی روٹی پانی کا انتظام کریں ابلیس نے بھی یسوع کو یہی مشورہ دیا کہ ان پتھروں سے کہے کہ روٹی بن جائیں۔ جبکہ یسوع ہمارے خُداوند نے زندہ کلام کی قدرت سے اس مشورہ کو رد کر دیا۔

ابلیس نے ایک اور تجویز دی کہ اپنے آپ کو ہیکل کے کنگرے سے گرادے تا کہ دُنیا سے پزیرائی اور توجہ حاصل کی جا سکے مگر یسوع نے اس ابلیسی تجویز کو بھی سختی سے رد کر دیا۔

یسوع نے اپنی قدرت کا استعمال اپنی ذات ، انا یا بے مقصد نہیں کیا ۔ حالانکہ ابلیس بھی بخوبی جانتا تھا کہ یسوع کس قدر قدرت سے ملبس اور اختیار سے مالا مال ہے ۔ خداوند یسوع کے پاس قدرت اور اختیار تھا کہ اُس وقت آسمانی فرشتگان کی افواج کو بُلائے جب رومی سپاہی یسوع کو گرفتار کرنے کو تھے ۔ یسوع کو اختیار تھا کہ صلیب سے اتر آئے جیسا کہ کلام اقدس کے صفحات پر دیکھا گیا کہ لوگ یسوع کو طعنے اور ٹھٹھے مارتے اور یسوع کے منہ پر تھوکتے ، پر الہی منصوبہ کے عین مطابق خُداوند یسوع کے معجزات میں ایک کامل، ابدی اطمینان اور ٹھہراؤ ہوتا تھا۔ یشوع نے ہیر ودیس کے حواریوں کو متاثر کرنے کے لئے بھی معجزہ نہیں کیا اور نہ ہی یسوع نے ان کی خواہش کے مطابق بادشاہ بننے کی خواہش کا اظہار کیا جو اس غرض سے بھی یسوع کے پیچھے تھے اور چاہتے تھے کہ ہمیں رومی حکومت اور اختیار سے آزادی دلائے ۔ بلکہ یسوع کی زندگی میں ایک خاص مقصد یہ تھا کہ معجزات کے ذریعہ خدا کی انسان سے محبت کا اظہار کرتے ہوئے انسانی، روحانی ضروریات کو پورا کرے۔ اس زمانہ کے لوگوں نے یسوع میں معجزات اور عظیم نشانوں کے وسیلے خدا وند کی عظیم محبت کو پا کر آسمانی خدا باپ کی تمجید کی اور خُداوند یسوع کے معجزات ، قدرت اور پر جلال اختیار اور زبر دست محبت کے گواہ بنے۔

کولن براون Collin Brown تبصرہ کرتے ہیں کہ یسوع کے معجزات بنیادی طور پر لوگوں کی زندگیوں کو تبدیل کرنے کے لئے زیادہ حقیقی تھے وہ مزید کہتے ہیں کہ "معجزات اور نشانات خُدا کی جانب سے نجات دینے کے عمل

کا حصہ ہیں نہ کہ اتفاقی واقع "۔

پس کیا واجب نہ تھا کہ یہ جو ابر ہام کی بیٹی ہے جسکو شیطان نے اٹھارہ برس سے باندھ رکھا تھا سبت کے دن اس بند سے چھڑائی جاتی ۔ " (لوقا13: 16)

خداوند یسوع کی شفائیہ خدمت میں ایسے واقعات رونما ہوئے جن میں بذات خود خداوند یسوع خدا کی بادشاہی کے طریق کے مطابق عمل کرتے ہوئے کسی طرح کی پریشانی یا فکر مندی کا شکار نہ تھا۔ وہ اپنی جگہ بالکل معمول کے مطابق کام کرتا تھا۔ لیکن بعض اوقات اُس کا خدمتی عمل مذہبی راہنماؤں کیلئے پریشانی اور تشویش کا سبب بنا۔ اس کی وجہ مذہبی راہنماؤں کی تنگ نظری تھی۔ انہوں نے مذہبی احکام کو ایک مخصوص ڈگر پر رکھا ہوا تھا۔ ان کو عمل پذیر کرتے ہوئے کسی کو خدا کی بادشاہی کی برکت ملے نہ ملے اس سے ان کوکوئی سروکار نہ تھا۔ ان کا کام یہ تھا کہ بظا ہر

مذہب کی سختی سے پیروی کی جائے ۔

آج کے اس واقعہ میں ہم دیکھتے ہیں کہ ایک کبڑی عورت جو خداوند کے کہنے کے مطابق 18 برس سے ابلیس کے ہاتھوں دکھ اٹھاتے اٹھاتے گبڑی ہو چکی تھی۔ اور اب اُس کی حالت نا گفتہ بہ تھی ۔ خداوند عبادت خانہ میں تعلیم دے رہا تھا۔ تعلیم دینے کے دوران خداوند نے اُس عورت کو بلایا اور اُس کو بحال کرتے ہوئے اُس سے کہا کہ وہ اپنی کمزوری سے چھوٹ گئی۔ اُس نے اُس پر ہاتھ رکھے اور وہ اُسی دم سیدھی ہو گئی۔ ہونا تو یہ چاہیے تھا کہ عبادت خانہ کا سردار جو ایک مذہبی راہنما اور ذمہ دار شخص تھا اس معجزہ اور یسوع کی تعلیم کیلئے خدا کی تعریف کرتا لیکن اُس نے بخل سے کام لیتے ہوئے تعریف کرنے کی بجائے لوگوں اور خاص طور سے عورت پر خفا ہو کر کہا کہ وہ سبت کے دن شفا پانے نہ آیا کریں۔ اُس نے کہا باقی چھ دن شفا کیلئے کافی ہیں۔ اُس کے اس رویہ میں کڑواہٹ نظر آتی ہے جو نہ صرف خدا کے مسیح کی خدمت کو پورے طور پر قبول نہ کرنے میں ظاہر ہوتی ہے بلکہ مذہبی خدمت کا اُس کا تصور بھی بہت کم نظر آتا ہے۔ اُس میں وسعت نظری نہ تھی کہ بات کا پورا مفہوم یہ ہے کہ خدا کی عبادت کی جائے۔ اُس کے حکموں کو سیکھا جائے اور کمزوروں کو بحال کیا جائے۔ جب یسعیاہ کی معرفت خدا کا یہ کلام لوگوں تک پہنچایا گیا کہ ان کو جو کچلے ہیں کہو ہمت باندھو ۔ مت ڈرو۔ (یسعیاہ35: 4) تو اُس میں یہ تو نہ کہا گیا کہ اس حکم پر سبت کے دن عمل نہ کرو ۔ سبت کا دن بے شک دس احکام (خروج20باب ) میں چوتھے نمبر کا حکم تھا۔ اور اس حکم کے تحت سبت کے دن کام کرنا منع تھا تا کہ انسان پوری تو جہ اور نہماک کے ساتھ تخلیق کے عمل کو یاد کر کے نئی تخلیق کا خیال کریں کہ خداوندا پنے لوگوں کوان کے دکھوں سے رہائی دیتا ہے۔ اس روز لکڑیاں اٹھانا منع تھا اور آگ جلانا بھی لیکن اس روز کلام سننا تومنع نہ تھا ور نہ ہی بیماروں کیلئے دعا کرنا لیکن عبادت خانہ کے سردار کا یہ کہنا کہ سبت کے دن شفاء کیلئے مت آؤ اس کی کم علمی کا ثبوت تھا۔ مذہبی احکام کی بجا آوری اُن احکام کی روح میں ہوتی ہے۔ اور خداوندیسوع نے یہ کہہ کر سبت کے حکم کی روح کو بر قرار رکھا کہ سبت کے دن لوگوں کو ابلیس کے بندھن سے رہا کرنے سبت ٹوٹتا نہیں۔ لوگوں نے اس تشریح کو پسند کیا اور خدا کی تمجید کی۔

اس واقعہ کو سمجھنے کیلئے ہم اس بات کو سامنے رکھیں کہ کُبڑی عورت نے یسوع سے شفا ء کی درخواست نہیں کی تھی اور نہ ہی اس نے اس بات کا اظہار کیا ۔ اسی طرح بیت حسدا کے حوض کے کنارے پڑے ہوئے اڑتیس برس سے مفلوج شخص کی لاچاری میں بھی درخواست نہ تھی۔ خدا کے خادم اس بات کا انتظار نہ کریں کہ لوگ ان سے آکر ایمان اور توبہ کا اظہار کریں اور پھر وہ اُن کو شفا دیں۔ مسیح خداوند نے تعلیم کے دوران کبڑی عورت کو دیکھا ہے اور اسے شفادی۔ گو یا شفا اور بحالی تعلیم کی تکمیل ہے۔ خدا اور اس کا بیٹا پر فضل ہیں۔ یسوع کا فضل کافی ہے۔ جہاں وہ موجود ہے وہاں بحالی ہے۔

یوحنا 6 : 1-15

یروشلیم میں فریسیوں سے ملاقات کے بعد کچھ عرصہ گزر چکا تھا۔ خداوند یسوع مسیح اب گلیل کی جھیل کے پار دور افتادہ علاقہ میں تھے۔ خداوند یسوع اور اُس کے شاگردوں کے گرد ایک بہت بڑی بھیڑ جمع ہوگئی تھی ۔ بھیٹر اس لئے یسوع کے پیچھے پیچھے تھی کیوں کہ انہوں نے اُس کے معجزات دیکھے تھے۔ جو بھیڑ اُس کے پیچھے تھی وہ حقیقی طور پر اُس پر ایمان رکھنے والے لوگ نہیں تھے۔ وہ اُس میں دلچسپی تو رکھتے تھے لیکن اپنے خداوند اور منجی کے طور پر نہیں بلکہ وہ اُس کے معجزات سے حیران تھے اور ایک کے بعد ایک اور معجزہ دیکھنے کے خواہشمند تھے۔

وہ پہاڑ پر چڑھ کر اپنے شاگردوں کے ساتھ وہاں بیٹھ گئے ۔ ہمیں یہ تو نہیں بتایا گیا کہ وہ پہاڑ پر کیا کر رہے تھے۔ ہو سکتا ہے کہ خداوند اپنے شاگردوں کو اپنی اگلی خدمت کے تعلق سے بتا رہے ہوں اور اُن کو ذہنی طور پر تیار کر رہے ہوں۔ لیکن یہ بات تو ظاہر ہے کہ انہیں لوگوں سے دُور الگ تھلگ تنہائی اور خاموشی میں کچھ وقت گزارنے کی ضرورت تھی ۔ آج بھی خاموشی اور تنہائی میں کچھ وقت گزار نے کی اہمیت کسی طور سے کم نہیں ہے۔ ہمارے لئے یہ بات کس قدر اہم ہے کہ ہم بھیڑ سے الگ ہو کر دنیا اور اس کے مسائل اور مشکلات، حالات و واقعات کے شور وغل سے الگ ہو کر تنہائی میں کچھ وقت اپنے خداوند کے ساتھ گزاریں۔ لیکن لوگ ان کے پیچھےآگئے اور شاگردوں نے کہا کہ انہیں کھانا کھانے کے لئے واپس بھجوا دیا جائے مگر خداوند یسوع مسیح نے کہا کہ تم ان لوگوں کو کھانے کے لئے دو اور خداوند یسوع مسیح کے شاگرد اندریاس نے پاس آکر کہا کہ ایک چھوٹا لڑکا ہے جس کے پاس جَو کی پانچ روٹیاں اور دومچھلیاں ہیں۔

خداوند یسوع مسیح نے لوگوں کو گھاس پر بٹھایا۔ بائبل مقدس ہمیں بتاتی ہے کہ وہاں پر پانچ ہزار مرد موجود تھے۔ ہم یہ بھی جانتے ہیں کہ وہاں پر ایک چھوٹا بچہ تھا جس نے اپنا کھانا خداوند کو پیش کیا تھا۔ عین ممکن ہے کہ وہاں پر اس چھوٹے بچے کے علاوہ اور بھی بچے ہوں۔ جن کے ساتھ عور تیں بھی موجود تھیں ۔ جب یہ بہت بڑی بھیڑ بیٹھ گئی خداوند نے پانچ روٹیاں اور دو مچھلیاں لےکر خدا کا شکر ادا کیا اور اپنے شاگردوں کو دے دیں کہ وہ انہیں بانٹ دیں۔

ہمیں یہ تو نہیں بتایا گیا کہ یہ معجزہ کس طرح رونما ہوا۔ میں تو یہ خیال کرتا ہوں کہ جب خداوند نے شکر کرنے کے بعد انہیں پانچ روٹیوں اور دو مچھلیوں کی ٹوکری تھمائی ہوگی تو اس میں اضافہ ہوتا چلا گیا ہوگا۔

بلکہ جب وہ لوگوں کو تقسیم کرتے چلے گئے تو اس کھانے میں اضافہ ہوتا چلا گیا ہوگا۔ بائبل مقدس ہمیں بتاتی ہے کہ سب نے جی بھر کر کھانا کھایا۔ جب آپ کو معلوم ہو کہ کھانا کم ہے تو آپ جی بھر کر نہیں کھاتے بلکہ اپنا ہاتھ کھینچ لیتے ہیں تا کہ سب کو کچھ نہ کچھ کھانے کو مل جائے۔ لیکن یہاں پر انہیں جی بھر کر کھانا ملا، انہیں اس بات کی قطعاً فکر نہ تھی کہ اُن کے ساتھ بیٹھے ہوئے شخص کو بھی کچھ ملے گا یا نہیں ، بلکہ وہاں پر روٹیاں اور مچھلیاں افراط سے تھیں۔ کسی طرح سے قلت کا سوال ہی پیدا نہیں ہو رہا تھا۔ جب آسمانی باپ کی طرف سے کچھ ملتا ہے تو پھر آپ کو اس بات کی فکر اور خوف نہیں ہوتا کہ کافی طور سے ملے گا بھی یا نہیں۔ خدا کے فضل کی کوئی حد نہیں ہوتی۔ وہ افراط سے سب کچھ مہیا کرنے کی قدرت رکھتا ہے ۔

ہماری زندگی میں کچھ ایسے وقت بھی آتے ہیں جب ہم اپنی مشکل ہے اور سوالات اس کے پاس لانے میں ہچکچاہٹ محسوس کرتے ہیں۔ ہم اپنی درخواستیں اس کے پاس لے کر جائیں۔ گویا کہ ہم اپنی چھوٹی چھوٹی مشکلات اور درخواستوں سے اسے تنگ نہیں کرنا چاہتے ہم بعض اوقا ت اس توقع سے دُعا کرتے ہیں کہ خدا کی طرف سے بڑی بڑی اور فوری توجہ کی حامل در خواستوں کا جوا ب ہی ملے گا۔

اور بے انتہا فضل اور برکات موجود ہیں۔ دلیری کے سے ہاتھ بڑھائیں اور جتنا چاہیں ٹوکری میں سے اپنے لئے کھانا لے لیں۔ اگر آپ بھوکے ہی چلے گئے تو یہ اس وجہ سے نہیں ہوگا کہ کھانا کم تھا بلکہ اس کا سبب یہ ہوگا کہ آپ نے وہ کچھ لیا ہی نہیں جو خداوند نے آپ کو پیش کیا ہے۔

بائبل مقدس بیان کرتی ہے کہ جتنے لوگ وہاں پر موجود تھے سب نے پیٹ بھر کر کھایا۔ خداوند یسوع مسیح نے اپنے شاگردوں سے کہا کہ بچے ہوئے ٹکڑوں کو جمع کرو۔ جتنی خوراک سے انہوں نے شروع کیا تھا اس سے کئی گناہ زیادہ بچ گئی۔ اس سے ہم خدا کے فضل کے تعلق سے کچھ اور بھی سیکھتےہیں ۔ جس قدر آپ لیتے جاتے ہیں اسی قدر یہ بڑھتا جاتا ہے۔

اس معجزہ کو دیکھ کر لوگوں کا ردِ عمل او ر رویہ کیسا تھا؟ انہیں اس بات کی سمجھ لگ گئی کہ خداوند یسوع مسیح کوئی عام شخص نہیں ہے۔ وہ اس پر ایمان لے آئے کہ آنے والا نبی یہی ہے۔وہ اسے بادشاہ بنانا چاہتے تھے۔ وہ کیسا بادشاہ ہوگا۔ وہ ایسا بادشاہ تھا جس کے پاس اس بات کی گارنٹی تھی کہ آپ کوئی بھوکا نہیں ہے گا۔ یہ وہ بادشاہ ہے جو اس بات کی ضمانت دیتا ہے کہ اب کوئی بیمار اور کمزور نہیں رہے گا لیکن کون ؟ جو اس کے پاس آئیں گے ، اُسے اپنا خداوند اور منجی قبول کرلیں گے۔

جھیل پر معجزہ

کافی شام ہو چکی تھی جب شاگردوں نے جھیل کی دوسری طرف جانے کے لئے سفر شروع کیا ۔ جب وہ کشتی میں بیٹھ کر کفر نحوم کی طرف سفر کر رہے تھے ایک بہت بڑا طوفان آ گیا۔ بڑی تند و تیز لہریں اٹھنے لگیں۔ وہ چپو چلاتے چلاتے تھک گئے تھے۔ کیوں کہ ہوا ان کے مخالف تھی ۔ شاگرد جھیل کے درمیان تھے۔ واپسی کی سوچ بھی غیر محفوظ تھی اور اب اندھیرا بھی چھا رہا تھا۔ یہ خیال اُن کی فکر میں اور بھی اضافہ کر رہا ہوگا کہ زیادہ اندھیر ہو جانے کی صورت میں انہیں ان کی منزل بھی دکھائی نہیں دے گی۔

انہوں نے سارا دن بہت مصروف گزارا تھا۔ اب وہ تھک چکے تھے ۔ یوحنا رسول نہیں بتاتے ہیں کہ اس طوفان میں اب تک وہ تقریبا تین میل کا سفر طے کر چکے تھے۔ پانچ یا چھ کلومیٹر کا فاصلہ ) ہو سکتا کہ ہم بھی شاگردوں کی طرح تھک چکے ہیں۔

ہم یہ نہیں جانتے کہ ہمارا مستقبل کیا ہوگا۔ ہو سکتا ہے کہ ہمارا بھی اپنی مشکلات پر قابو پاتے پاتے جاتے تھک ہار چکے ہیں۔ ہو سکتا ہے کہ آپ کی مشکلات کا سبب بھی یہی ہو کہ آپ نے بھی شاگردوں کی طرح یسوع کو پیچھے چھوڑ دیا ہو۔ اور اب آپ اپنی طاقت سے طوفان پر غالب آنے کی کوشش کر رہے ہیں لیکن کامیابی دور دور تک دکھائی نہیں دے رہی۔ آپ شاگردوں کی طرح اپنے آپ کو جھیل کے درمیان پھنسے ہوئے دیکھ رہے ہیں۔ اس طوفان میں تھکے ہارے اور نڈھال شاگردوں نے پانی پر کسی سائے کو اپنی طرف آتے ہوئے دیکھا۔ انہیں اندازہ نہ ہوا کہ یہ کیا ہے۔ وہ خوفزدہ ہو گئے ۔ مقدس مرقس ہمیں بتاتے ہیں کہ انہوں نے سمجھا کہ یہ کوئی بھوت ہے۔ ایسی صورتحال میں اس طرح کی ناقابل فہم چیز کا نظر آنا اُن کی مشکلات میں اضافہ کرنے والی بات تھی۔

خداوند نے اُن کے خوف کو محسوس کرتے ہوئے انہیں پکار کر کہا۔ " میں ہوں، ڈرو مت ۔ مشکل، پریشانی اور فکر مندی کی اس گھڑی میں شاگردوں کو یسوع کی آواز سن کر کس قدر تسلی اور سکون محسوس ہوا ہوگا ۔ گویا پر یشانی اور فکر مندی کے بادل چھٹ گئے۔ اور امید کی ایک کرن دکھائی دینے لگی ہوگی۔ اگر چہ وہ اُسے پانی پر چلتا ہوا دیکھ کر بہت حیران ہوئے ہوں گے۔ تو بھی انہوں نے اُسے بڑی خوشی سے کشتی پر سوار کر لیا۔

 خداوند یسوع شاگردوں سے جھیل میں رات کے چوتھے پہر ملا۔ یہ تقریباً صبح کے تین بجے کا وقت ہوگا۔ ہم کسی طور سے یہ تو نہیں بتا سکتے کہ شاگر دکتنی دیر سے اس طوفان سے نبرد آزما ہو رہے تھے۔ لیکن یہ بات تو صاف ظاہر ہے کہ انہیں اس طوفان سے لڑتے ہوئے کچھ وقت گزر گیا تھا۔ جب خداوند ان سے ملے تو اس وقت وہ تین میل کا سفر طے کر چکے تھے۔ صبح کے تین بجے یسوع سے مل کر انہیں بڑی خوشی اور مسرت ہوئی ہوگی۔ اس میں کوئی حیرت کی بات نہیں کہ اُ سے کشتی میں چڑ ھا لینے کو راضی ہوئے۔ جب انہوں نے یسوع کو کشتی میں چڑھالیا تو ان کی مشقت اور کشمکش بھی ختم ہوگئی ۔ وہ اپنی مطلوبہ منزل پر فوراً جا پہنچے ۔

یہ معجزے سے کم نہیں تھا۔ بہت سے ایسے لوگ ہیں جو شاگردوں کی طرح زندگی کے سمندر میں ہیں۔ ان کی جانیں سمندر میں اٹھنے والی موجوں سے دو چار اور پریشان ہیں ۔ دوتار یک میں پڑے ہوئے ان طوفانی ہواؤں سے لڑ رہے ہیں۔ انہیں اپنی منزل بھی دکھائی نہیں دے رہی۔ وہ تھک ہار چکے ہیں۔ کوئی پتہ نہیں کہ کب یہ طوفانی بھنور ان کی زندگی کی کشتی کو ڈبودے۔ جہاں وہ ہمیشہ کے لئے ہلاک ہو جائیں گے۔

کیا آپ بھی شاگردوں کی طرح محسوس کرتے ہیں؟ کیا آپ محسوس کرتے ہیں کہ آپ اپنی روحانی زندگی میں طوفانی بھنور کا شکار ہیں اور کسی سمت بڑھ نہیں رہے؟ کیا آپ روحانی طور پر محنت کرتے کرتے تھک چکے ہیں اور یوں لگتا ہے کہ آپ بے منزل بے ٹھکانہ محوسفر ہیں ؟ ہوسکتا ہے کہ آپ کے مسئلے کا حل بھی وہی ہو جو شاگردوں کے مسئلے کا حل تھا۔ کیا ممکن ہے کہ آپ نے یسوع کو پیچھے چھوڑ دیا ہو۔ ابلیس کس قدر آسانی سے ہمیں اس دھوکے میں ڈال دیتا ہے کہ ہم اپنی طاقت سے مسیحی زندگی بسر کر سکتے ہیں ۔ ہم اچھے کام کرنے میں مصروف رہتے ہیں۔ ہم محنت کرتے کرتے تھک ہار جاتے ہیں لیکن کہیں پہنچ نہیں پاتے ۔ بہت سے مسیحی اپنی طاقت سے مسیحی زندگی بسر کرنے کی کوشش میں مصروف ہیں۔ جس طرح ہم نے نجات کے لئے یسوع کو پکارا تھا لازم ہے کہ اُسی طرح ہم اپنی راہنمائی ، طاقت اور توانائی کے لئے بھی اُس کی طرف دیکھیں ۔ تا کہ قدم بہ قدم وہ ہماری راہنمائی کرے اور ہمار از ور اور توانائی ہے۔ جب شاگردوں نے یسوع کوکشتی میں مدعو کیا تو ان کی کشمکش اور جدو جہد ختم ہوگئی ۔ خداوند نے انہیں طوفان پر فتح بخشی ۔ یسوع ہی شاگردوں کی مشکل اور مسلے کا حل تھا۔ مجھے پورا بھروسہ اور کامل یقین ہے کہ آپ کی مشکل ، ہر ایک مسئلے اور طوفانی صورتحال کا حل بھی یسوع ہی ہے۔

سوال نمبر 4: یسوع مسیح کی فریسیوں کے ساتھ بحث کو اپنے الفاظ میں بیان کریں۔

جواب:

حالانکہ یسو‌ع مسیح نے اِتنے بڑے معجزے کیے تھے لیکن پھر بھی فریسیو‌ں او‌ر شریعت کے عالمو‌ں نے اُن سے کہا:‏ ”‏اُستاد، ذرا ہمیں ایک نشانی دِکھاؤ۔“‏ ہو سکتا ہے کہ اِن لو‌گو‌ں نے اپنی آنکھو‌ں سے یسو‌ع مسیح کو کو‌ئی معجزہ کرتے نہیں دیکھا تھا۔ لیکن بہت سے لو‌گ یسو‌ع کے معجزو‌ں کے چشم‌دید گو‌اہ تھے۔ اِس لیے یسو‌ع نے اِن مذہبی پیشو‌اؤ‌ں سے کہا:‏ ‏یہ بُری او‌ر بےو‌فا پُشت نشانیاں مانگتی ہے لیکن اِسے یُو‌ناہ و‌الی نشانی کے سو‌ا کو‌ئی اَو‌ر نشانی نہیں دِکھائی جائے گی۔

یہو‌دیہ میں یسو‌ع مسیح ایک فریسی کے گھر دعو‌ت پر گئے۔ شاید یہ شام کی نہیں بلکہ دو‌پہر کی دعو‌ت تھی۔ فریسی کھانا کھانے سے پہلے اپنی رو‌ایت کے مطابق کُہنیو‌ں تک ہاتھ دھو‌تے تھے۔ لیکن یسو‌ع مسیح نے ایسا نہیں کِیا۔ کہنیوں تک ہاتھ دھو‌نا غلط تو نہیں تھا لیکن شریعت میں اِس حو‌الے سے کو‌ئی حکم نہیں تھا۔ فریسی یہ دیکھ کر حیران ہو‌ا کہ یسو‌ع نے اِس رو‌ایت پر عمل نہیں کِیا۔ یسو‌ع مسیح نے یہ بات بھانپ لی او‌ر اُس سے کہا:‏ ”‏تُم فریسی پیالے او‌ر تھالی کو باہر سے تو صاف کرتے ہو لیکن اندر سے تُم لالچ او‌ر بُرائی سے بھرے ہو۔ نادانو!‏ جس نے باہر و‌الے حصے کو بنایا ہے، کیا اُس نے اندر و‌الے حصے کو نہیں بنایا؟“ یہ کہہ کر یسو‌ع مسیح نے و‌ہاں مو‌جو‌د لو‌گو‌ں کی تو‌جہ اصل مسئلے پر دِلائی یعنی اُن کی ریاکاری پر۔ فریسی او‌ر دو‌سرے مذہبی رہنما اپنی رو‌ایت کے مطابق ہاتھ دھو‌نے کو تو بڑا اہم خیال کرتے تھے لیکن اپنے دل کو بُرائی سے پاک نہیں کرتے تھے۔ اِس لیے یسو‌ع نے اُنہیں نصیحت کی کہ ”‏و‌ہ چیزیں خیرات کرو جو دل سے آتی ہیں۔ پھر تُم پو‌ری طرح سے صاف ہو جاؤ گے۔“‏ اُن لو‌گو‌ں کو محبت کی بِنا پر خیرات دینی چاہیے تھی نہ کہ دو‌سرو‌ں کو متاثر کرنے یا خو‌د کو نیک ثابت کرنے کے لیے۔‏فریسی خیرات تو دیتے تھے لیکن یسو‌ع مسیح نے کہا:‏ ”‏تُم پو‌دینے، سداب او‌ر باقی ہرے مصالحو‌ں کا دسو‌اں حصہ تو دیتے ہو لیکن تُم خدا جیسی اِنصاف‌پسندی او‌ر محبت ظاہر نہیں کرتے۔ دسو‌اں حصہ دینا ضرو‌ری تو ہے لیکن اِس کی و‌جہ سے تمہیں دو‌سری باتو‌ں کو نظرانداز نہیں کرنا چاہیے۔“ شریعت میں فصلو‌ں کا دسو‌اں حصہ (‏دہ‌یکی)‏ دینے کا حکم تھا۔ اِن میں پو‌دینے او‌ر سداب جیسی جڑی بو‌ٹیو‌ں کا دسو‌اں حصہ بھی شامل تھا جو کہ کھانو‌ں کو ذائقےدار بنانے کے لیے اِستعمال ہو‌تی تھیں۔ فریسی اِن جڑی بو‌ٹیو‌ں کا دسو‌اں حصہ دینے کا تو بڑا خیال رکھتے تھے لیکن و‌ہ شریعت کے اہم حکمو‌ں کو نظرانداز کر رہے تھے جیسے کہ اِنصاف‌پسند ہو‌نے او‌ر فرو‌تنی سے کام لینے کے حکم کو۔ پھر یسو‌ع مسیح نے کہا:‏ ”‏تُم پر افسو‌س، فریسیو!‏ کیو‌نکہ تُم عبادت‌گاہو‌ں میں اگلی کُرسیو‌ں پر بیٹھنا پسند کرتے ہو او‌ر چاہتے ہو کہ بازارو‌ں میں لو‌گ تمہیں سلام کریں۔ تُم پر افسو‌س کیو‌نکہ تُم اُن قبرو‌ں کی طرح ہو جو نظر نہیں آتیں او‌ر اِس لیے لو‌گ انجانے میں اُن پر چلتے پھرتے ہیں۔قبرو‌ں پر چلنے پھرنے سے لو‌گ ناپاک ہو جاتے تھے۔ اِس مثال سے یسو‌ع مسیح نے و‌اضح کِیا کہ فریسیو‌ں کی ناپاکی صاف دِکھائی نہیں دیتی تھی۔ اِس پر شریعت کے ایک ماہر نے یسو‌ع سے کہا:‏ ”‏اُستاد، ایسی باتیں کہہ کر آپ ہماری بھی بےعزتی کر رہے ہیں۔“‏ یسو‌ع مسیح اِن مذہبی اُستادو‌ں کو بھی احساس دِلانا چاہتے تھے کہ و‌ہ لو‌گو‌ں کی مدد نہیں کر رہے۔ اِس لیے اُنہو‌ں نے کہا:‏ ”‏تُم پر بھی افسو‌س، شریعت کے ماہرو!‏ کیو‌نکہ تُم دو‌سرو‌ں پر ایسا بو‌جھ لادتے ہو جسے اُٹھانا مشکل ہے لیکن خو‌د اِسے اُٹھانے کے لیے ایک اُنگلی بھی نہیں لگاتے۔ تُم پر افسو‌س کیو‌نکہ تُم نبیو‌ں کے مقبرے بناتے ہو جبکہ تمہارے باپ‌دادا نے اُن کو قتل کِیا۔ یسو‌ع مسیح کن چیزو‌ں کو بو‌جھ کہہ رہے تھے؟ فریسی اپنی طرف سے شریعت کی تشریح کرتے تھے او‌ر لاتعداد مذہبی رو‌ایتیں قائم کرتے تھے۔ و‌ہ لو‌گو‌ں کو اِن پر عمل کرنے پر مجبو‌ر کر رہے تھے او‌ر یو‌ں اُن کے بو‌جھ کو ہلکا کرنے کی بجائے اِس میں اِضافہ کر رہے تھے۔ ہابل کے زمانے سے اُن کے باپ‌دادا خدا کے نبیو‌ں کو قتل کرتے آ رہے تھے۔ اب یہ مذہبی رہنما اِنہی نبیو‌ں کی تعظیم کرنے کے لیے اِن کے مقبرے بنا رہے تھے لیکن اصل میں اُن کی سو‌چ او‌ر کام بالکل اُن کے باپ‌دادا کی طرح تھے کیو‌نکہ و‌ہ خدا کے سب سے بڑے نبی کو مار ڈالنے کی تاک میں تھے۔ اِس لیے یسو‌ع مسیح نے اُن سے کہا کہ خدا اِس پُشت کو ذمےدار ٹھہرائے گا او‌ر سزا دے گا۔ او‌ر 38 سال بعد یعنی 70ء میں بالکل ایسا ہی ہو‌ا۔‏ آخر میں یسو‌ع مسیح نے کہا:‏ ”‏تُم پر افسو‌س، شریعت کے ماہرو!‏ کیو‌نکہ تُم نے علم کے درو‌ازے کی چابی چھین لی ہے۔ تُم خو‌د بھی اندر نہیں جاتے او‌ر اُن لو‌گو‌ں کی راہ میں بھی رُکاو‌ٹ ڈالتے ہو جو اندر جانا چاہتے ہیں۔‏ اِن رہنماؤ‌ں کو لو‌گو‌ں پر علم کے درو‌ازے کھو‌لنے چاہیے تھے تاکہ و‌ہ خدا کے کلام کو سمجھ سکیں۔ لیکن ایسا کرنے کی بجائے و‌ہ اُن سے یہ مو‌قع چھین رہے تھے۔‏اِن باتو‌ں پر فریسیو‌ں او‌ر شریعت کے عالمو‌ں کا کیا ردِعمل رہا؟ جب یسو‌ع و‌ہاں سے نکل رہے تھے تو یہ لو‌گ اُن کے پیچھے پڑ گئے او‌ر اُن پر سو‌الو‌ں کی بو‌چھاڑ کرنے لگے۔ و‌ہ یسو‌ع مسیح سے کچھ سیکھنا نہیں چاہتے تھے بلکہ و‌ہ چاہتے تھے کہ یسو‌ع کو‌ئی ایسی بات کہیں جس کی و‌جہ سے و‌ہ اُنہیں گِرفتار کرو‌ا سکیں۔‏

سوال نمبر 5: مندرجہ ذیل مضامین پر مفصل لکھیں۔

 1۔ یسوع دنیا کا نور 2۔ یسوع اچھا چرواہا 3۔ یسوع راہ حق اور زندگی

 4۔ یسوع شفاعت کرنے والا سردار کاہن 5۔ کلیسیاء کے لئے مسیح کی دعا

جواب:

1. یسوع دنیا کا نور

یسوع نے پھر اُس سے مخاطب ہو کر کہا دنیا کا نُور میں ہوں۔ جو میری پیروی کرے گا وہ اندھیرے میں نہ چلے گا بلکہ زندگی کا نور پائے گا۔ ( یوحنا 8: 12)

مقدس یوحنا کی انجیل میں دو مقامات پر درج کیا گیا ہے کہ یسوع نے خود یہ کہا دنیا کا نُور میں ہوں ۔ اس موقع پر جو واقعہ متن اور پس منظر میں درج کیا گیا ہے وہ ایک عورت پر الزام کا واقعہ ہے کہ وہ زنا کے عین فعل کے وقت پکڑی گئی تھی۔ یہ واقعہ دوسرے کئی واقعات کی مانند ہے جن کے حوالہ سے یہودیوں کے سردار خداوند یسوع پر الزام لگا کر اُس کو قتل کروانا چاہتے تھے۔ شرعی مسائل کو حوالہ بنا کر وہ خداوند یسوع سے مختلف سوالات کر کے ان کا جواب مانگتے تھے۔ جو ہر لحاظ سے بدنیتی پر مبنی عمل تھا۔ ایک دن جب خداوند یسوع کے شاگر د سبت کے دن کھیت میں سے گزرتے ہوئے بالیں تو ڑ تو ڑ کر کھانے لگے تو فریسیوں نے اُن پر الزام لگایا کہ وہ سبت کو توڑتے ہیں اور یہ بات روا نہیں ۔ اس موقع پر خُداوند یسوع نے اُن سے کہا:

لیکن اگر تم اس کے معنی جانتے کہ میں قربانی نہیں بلکہ رحم پسند کرتا ہوں تو بے قصوروں کو قصور وار نہ ٹھہراتے ۔ (متی 12: 7)۔

یوحنا کی انجیل کے آٹھویں باب میں جو صورت حال پیش کی گئی وہ بھی اسی نوعیت کی ہے۔ ایک عورت کو بظاہر زنا کے الزام میں گھیر کر یسوع کے پاس لانا اسی ضمرے میں آتا ہے۔ کوئی بھی مذہبی اور اخلاقی حلقہ اس قسم کے عمل کی حوصلہ افزائی نہیں کرتا لیکن فریسیوں کی نیت صرف الزام لگا نا تھی۔ خُداوند یسوع نے اُن کے سوال کے جواب میں کہ ایسی عورتوں سے کیا کرنا چاہیے؟ کہا کہ تم میں سے جو بے گناہ ہے وہ پہلا پتھر مارے۔ اس کے جواب میں وہ سب ایک ایک کر کے بڑے سے چھوٹے تک چلے گئے۔ مسیح خداوند نے عورت سے پو چھا ور کہا کہ اے عورت یہ لوگ کہاں گئے ؟ کیا کسی نے تجھ پر حکم نہیں لگایا؟ اس نے کہا اے خداوند کسی نے نہیں۔ یسوع نے یہ سن کر جو کچھ کہاوہ الہیات کی دنیا میں ایک مضبوط بنیاد ہے جس پر معافی کی عمارت کھڑی ہوتی ہے۔ خداوند یسوع نے کہا کہ میں بھی تجھ پر حکم نہیں لگاتا "جا پھر گناہ نہ کرنا"۔

خداوند یسوع نے یہ کہہ کر کہ جا پھر گناہ نہ کرناگنا ہ کے فعل کی حوصلہ شکنی کی ہے۔ دوسری جانب خداوند یسوع کو زمین پر گناہ معاف کرنے کا اختیار حاصل تھا۔ اس نے اس الٰہی اختیار میں عورت کا گناہ معاف کیا اور اتھ ہی فریسیوں کے اس رویہ کی نفی کی کہ وہ خود بڑے سے بڑے گناہوں میں ملوث ہیں اور دوسرے لوگوں پر حُکم چلا کر انہیں سزائیں دلاتے ہیں۔ یہ واقعہ مذہبی احکام کی بجا آوری کیلئے مثال ہے کہ سب لوگ اکٹھے مل کر خدا کے احکام پر عمل کریں۔

یوحنا رسول نے اس واقعہ کو بیان کرنے کے بعد مسیح خداوند کے اس دعوی کو درج کیا ہے کہ یسوع نے کہا "دنیا کا نُور میں ہوں ۔ " یہودیوں کے ہاں خُدا کی شریعت کو نُور مانا جاتا تھا۔ اور اُس پر عمل کرنے اور حکموں کی بجا آوری کرنے میں خدا کی برکات حقیقت بن کر سامنے آتی ہیں۔ خداوند یسوع نے جو دعویٰ کیا اُس کی شرع اس بات میں موجود ہے کہ مسیح خداوند خدا کا کلام ہے۔ اُس میں شریعت شروع ہوتی ہے۔ اور اُس میں تمام ہوتی ہے وہ شریعت کو پورے معانی کے ساتھ پورا کرتا ہے۔ اُس نے یوحنا بپتسمہ دینے والے سے کہا۔

ہمیں اسی طرح ساری راستبازی پوری کرنی ہے خُداوند یسوع نے خُدا کا مسیح ہوتے ہوئے ساری راستبازی کو پورا کرتے ہوئے کہا کہ دُنیا کا نُور میں ہوں۔ یسعیاہ نبی نے آنے والے مسیح کے بارے میں خُدا کے کلام کو یوں بیان کیا۔

میں ہی تیرا ہاتھ پکڑوں گا اور تیری حفاظت کروں گا اور لوگوں کے عہد اور قوموں کے نُور کیلئے تُجھے دُوں گا ۔ " (یسعیاہ 42: 6)

خُداوند یسوع نے اخلاقی حوالوں سے ایک سنجیدہ مسئلہ کے پس منظر میں یہ کہہ کر کہ وہ دنیا کا نور ہے یہ ثابت کیا کہ روحانی امور کی تکمیل اُس کی ذات میں ہوتی ہے اور وہ اپنی قوم اور ساری دُنیا کیلئے راہنمائی کی کامل صورت ہے۔ خداوند یسوع کے اس دعوی میں ایک دعوت ہے کہ لوگ اُس کی پیروی میں چلیں ۔ اس دعوت میں ایک یقین دہانی کرائی گئی ہے کہ جو خُداوند کی پیروی میں چلیں گے وہ اندھیرے میں نہیں رہیں گے بلکہ زندگی کا نور پائیں گے۔ وہ ہر قسم کی جہالت اور بدی سے نکل کر روحانی حکمت اور خُدا کے فضل سے گناہوں کی معافی حاصل کرتے ہوئے ایمان میں مضبوط ہوں گے اور ابدی زندگی حاصل کریں گے۔ یہ ایک بڑی عظیم برکت ہے جس کی دعوت مسیح خداوند نے اپنے پیروکاروں کیلئے مہیا کی ہے۔ دنیا کی پیروی کرنے میں اندھیرا ہے۔ لیکن خداوند کی پیروی کرنے میں الٰہی نُور کی روشنی مہیا ہوتی ہے۔ لہذا ہم اندھیرے کو چھوڑ کرنُور کی پیروی میں چلیں اور موت نہیں بلکہ زندگی کا انتخاب کریں۔ یوحنا 9 باب جہاں بیان کیا گیا ہے کہ خداوند یسوع نے ایک جنم کے اندھے کو شفا دی اور اُس کی بینائی اُس کو لوٹائی۔ اس سے پہلے کہ یسوع اُس اندھے کی آنکھیں کھولتا ، انجیل مقدس میں لکھا ہے کہ یسوع نے کہا " جب تک میں دنیا میں ہوں دنیا کا نور ہوں ۔ خداوند نے زمین پر تھوکا اور مٹی سانی اور وہ مٹی اندھے کی آنکھوں پر لگا کر اُس سے کہا جا شیلوخ کے حوض میں دھو لے۔ اُس نے ایسا کیا اور بینا ہوگیا۔ خداوند یسوع نے جنم کے اندھے کی آنکھیں کھول کر ثابت کیا کہ جس طرح تخلیق کے عمل کے وقت زمین ویران تھی اور گہراؤ کے اوپر اندھیرا تھا اسی طرح اس شخص کی زندگی میں جواند ھیرا تھا اس کو خداوند نے خالق خدا کے طور پر دُور کیا اور کہا کہ (روشنی ہو جا) جا کر شیلوخ کے حوض میں دھولے۔ اس موقع پر خداوند کا یہ کہنا کہ وہ دنیا کا نور ہے یہ ثابت کرتا ہے کہ وہ اندھوں کی جسمانی بینائی بحال کر سکتا ہے۔ اور وہ زندگی کا نور اور روشنی ہے اس موضوع کا ایک اور پہلود ینی اور الٰہی حکمت اور سمجھ کی بحالی ہے۔ جس میں اخلاقی پہلو پائے جاتے ہیں۔ جب انسان ان پہلوؤں پر دھیان نہیں دیتے وہ گو یا اخلاقی اور تعلیمی لحاظ سے اندھے ہیں، اس صورت میں خدا کی عدالت اُن پر آتی ہے۔ جیسا کہ یوحنا نے اس باب کے آخر میں درج کیا ہے۔

یسوع نے کہا میں دُنیا میں عدالت کیلئے آیا ہوں تا کہ جو نہیں دیکھتے وہ دیکھیں اور جو دیکھتے ہیں وہ اند ھے ہو جائیں۔ جو فرمیسی اُس کے ساتھ تھے انہوں نے یہ باتیں بن کر اُس سے کہا کیا ہم بھی اندھے ہیں ؟ یسوع نے اُن سے کہا اگر تم اندھے ہوتے تو گنہگار نہ ٹھہر تے مگر اب کہتے ہو کہ ہم دیکھتے ہیں پس تمہارا گناہ قائم رہتا ہے۔ " یوحنا 9: 39-41)

خداوند یسوع دنیا کا نور ہے۔ دنیا میں جو کچھ موجود ہے جس میں دینی مسائل بھی شامل ہیں وہ اُن کے یقینی معافی واضح کرتا ہے۔ خداوند یسوع نے سبت کو مانے کی تعلیمات کو نئے معافی دیئے ۔ اس نے مٹی سانی اور اندھے کی آنکھوں پر لگائی۔ ایسا عمل کرنے سے سبت کی بے حرمتی نہیں بلکہ تکمیل ہوتی ہے کہ ایک شخص جس کی زندگی میں اندھیرا ہے اس کو بحالی اور شفامل رہی تھی۔ لیکن یہودیوں کے سردار یسوع کے نُور اور زندگی کوسمجھ نہ پائے۔ ہم خداوند کے پاس رہیں اور کلام مقدس کے بھیدوں کو اُن کی پوری گہرائی میں سمجھیں کیونکہ کلام کو سمجھنے اور قبول کرنے ہی میں زندگی ہے۔ مسیح خداوند نے کہا:

جس نے مجھے بھیجا ہے ہمیں اُس کے کام دن ہی دن کو کرنا ضرور ہے وہ رات آنے والی ہے جس میں کوئی شخص کام نہیں کر سکتا ۔ ( یوحنا 9: 4)

مسیح خداوند کی یہ آگاہی بھی بہت عمیق ہے۔ اس سے خدا کی بادشاہی اور اُس کے کاموں کی ضرورت اور اہمیت کی وضاحت ہوتی ہے کہ جو وقت خدا نے انسانوں کو دیا ہے وہ وقت اُن کے لئے گویا دن کی مانند ہے۔ خدا کی بادشاہی کو "دن " سے تشبیہ دی گئی ہے۔ دن میں کام کیا جاتا ہے۔ اور رات کو آرام کیا جاتا ہے۔ انسان کی زندگی دن کی مانند ہے اور اُس کی موت رات کی مانند ہے۔ اس طرز پر ہمیں اپنی اپنی زندگی میں اور مجموعی طور پر کلیسیائی زندگی میں خدا کی بادشاہت سے متعلقہ تمام کاموں کو ترجیحی بنیادوں پر مرتب کرتا ہے۔ اسی میں خدا کی برکات لوگوں کیلئے مہیا ہونگی۔

یوحنا رسول نے خُداوند یسوع کے سات الٰہی دعووں میں سے اس دعوی کو پوری سنجیدگی سے پیش کیا ہے۔ اس دعویٰ میں خدا کے کلام کی فراہمی اور یسوع کا تجسم واضح ہوتے ہیں۔ جہاں خداوند یسوع ہے وہاں خدا کی حضوری ہے۔ اس کے آگے نہ تو گناہ ٹھہر سکتا ہے اور نہ ہی اندھا پن ۔

ہم اپنے خداوند یسوع کو جو حقیقی نور ہے ویسا ہی قبول کرتے ہوئے نجات کی شادمانی حاصل کریں۔ وہی ہمارے دلوں کو روشن کرتا ہے۔ اپنے دلوں میں خداوند کا نُور لے کر لوگوں کو مسیح خداوند کی شخصیت سے روشناس کر ائیں۔ اُسی کی برکت آپ کو مضبوط کرتی ہے۔

1. یسوع اچھا چرواہا

اچھا چر واہا میں ہوں۔ اچھاچرواہا بھیٹر وں کیلئے اپنی جان دیتا ہے ۔ ( یوحنا 10: 10)

خداوند یسوع کا یہ دعویٰ کہ وہ اچھا چرواہا ہے خوبصورت ترین اصطلاح ہے جس کی برکت اور سلامتی اپنے اندر اور باہر زندگی کے معانی رکھتی ہے۔ عہد عتیق کے لوگ خدا کو اپنا ہواہا تسلیم کر کے خود کو اسکی بھیٹر یں اور گلہ کے لوگ گردانتے تھے ۔ اس سلسلہ میں زبور نویس کا حسب ذیل کلام ہمارے آج کے مضمون کو شروع کرنے میں مددگار ہے۔

 خداوند میرا چوپان ہے مجھے کمی نہ ہوگی وہ مجھے ہری ہری چراگاہوں میں بٹھاتا ہے وہ مجھے راحت کے چشموں کے پاس لے جاتا ہے وہ میری جان کو بحال کرتا ہے وہ مجھے اپنے نام کی خاطر صداقت کی راہوں پر لے چلتا ہے۔ (زبور 23: 1-3)۔

جب لوگ خدا کی چوپانی کا تجربہ کرتے ہیں تو انہیں معلوم ہوتا ہے کہ خداوند کی چو پانی میں کی نہیں ہے۔ اس سے مراد دنیوی چیزوں کی فراہمی نہیں بلکہ ایک بھیٹر کی طرح چراگاہ میں بیٹھنے کا تجربہ ہے جس میں سکون ، تسلی اور اطمینان ہے۔ اور تھکان کی حالت میں بحالی اور سلامتی کا تجربہ ہے۔ اس بدنی اطمینان کے ساتھ زندگی کے سفر میں خداوند خدا کی چوپانی کا تجربہ لوگوں کو انفرادی اور گروہی سطح پر صداقت کی راہ پر جانے کا تجربہ فراہم کرتا ہے۔ یقیناً عہد عقیق میں صداقت کا تصور الٰہیات کی رو سے "خدا کی سچائی " ہے جو انسان کو متاثر کرتے ہوئے اُسے انصاف اور راستبازی کے مقام پر لاکر کھڑا کرتی ہے جہاں وہ دوسروں کیلئے بھی انصاف اور سچائی کی راہ دیکھتے ہیں۔ مزامیر میں زبور ۱۰۰ خدا کی چو پانی کو بیان کرتے ہوئے عبادت اور پرستش کی پکار ہے جو مسیحی عبادات میں کئی کلیسیائیں آج بھی استعمال کرتی ہیں ۔

”اے اہل زمین سب خداوند کے حضور خوشی کا نعرہ مارو خوشی سے خداوند کی عبادت کرو گاتے ہوئے اُس کے حضور حاضر ہو جان رکھو کہ خداوند ہی خدا ہے اُسی نے ہم کو بنا یا اور ہم اُسی کے ہیں ہم اُس کے لوگ اور اُس کی چراگاہ کی بھیٹریں ہیں۔ " ( زبور 100: 1-3)

زمین کے سب رہنے والوں کو مخاطب کر کے زبور نویس خدا کی عبادت کی دعوت دیتا ہے۔ اس لئے کہ خداوند ہی ہے جو بحیثیت خالق اور مالک اپنے لوگوں کی پرواہ کرتا ہے۔ اور پھر یہ کہ زبور نویس بذات خود اس بات کو تسلیم کرتے ہوئے اعلان کرتا ہے۔ کہ بنی یہوداہ اور بنی اسرائیل خدا کے لوگ ہیں۔ جیسے لوگ خدا کی چراگاہ کی بھیڑ یں ہیں۔ خدا کے لوگوں کا خدا کے ساتھ ایک رشتہ اور تعلق ہے جو خداوند یسوع کے آنے میں کاملیت کے ساتھ واضح ہوتا ہے اور اس رشتہ کی برکت بے بہا ہے۔

ہماری آج کی آیت یوحنا 10:10 سے جُڑی ہوئی ہے جس میں خُداوند یسوع نے ایک مرتبہ پھر اپنے آنے کا مقصد بیان کیا۔

"میں اسلئے آیا کہ وہ زندگی پائیں اور کثرت سے پائیں۔"

کثرت کی زندگی کا تصور کلام مقدس میں اس حوالہ سے پیش کیا گیا ہے کہ مسیح خداوند تخلیق کے اصولوں کے تحت زندگی کو کلی طور پر بحال کرتا ہے کہ خُدا نے انسان کو بنانے کے بعد کہا "بہت اچھا ہے " خُداوند یسوع انسانیت کی اچھائی جس میں نیکی شامل ہے کو پورے طور پر بحال کرتا ہے۔ وہ اسلئے آیا کہ لوگ رہائی اور نجات کا تجربہ اس زندگی میں کرتے ہوئے آگے کو دیکھیں ۔ جب خداوند زمین پر کثرت کی زندگی یعنی نجات کی خوشی دیتا ہے تو وہ رُوح القدس کی نعمتوں میں آئندہ زندگی میں نجات کی پوری خوشی کیوں نہ دے گا۔ اس سے قبل متی ، مرقس اور لوقا کی انا جیل میں بھی خداوند کے آنے کا مقصد پیش کیا گیا۔ مثلاً مقدس متی رسول نے خُداوند کے الفاظ کو یوں بیان کیا ہے۔

"چنانچہ ابن آدم اسلئے نہیں آیا کہ خدمت لے بلکہ اسلئے کہ خدمت کرے اور اپنی جان بہتیروں کیلئے فدیہ میں دے ۔ " ( متی 20: 28)

مسیح خداوند کی خدمت چرواہے کی خدمت ہے جس کے تحت وہ اپنی جان بھیڑوں کیلئے فدیہ میں دیتا ہے۔ خداوند یسوع کی چرواہے کی خدمت اُن لوگوں کیلئے خاص طور پر جو دوسروں کی قیادت کرتے ہیں ایک بڑا نمونہ ہے۔ خداوند کے نمونہ میں چلنے میں زندگی ہے اور جو لوگ کسی بڑے عہدے پر فائز نہیں اُن کیلئے بھی خداوند کا نمونہ فرمانبرداری کے ضمن میں ایک برکت ہے۔

"اچھاچرواہا " کیلئے لفظ "اچھا" یونانی زبان کے لفظ "kalos" کا ترجمہ ہے جسکے معنی خوبصورت کے ہیں۔

چرواہے کی خوبصورتی اسکی دیانتداری میں ہے کہ وہ پوری و فاداری کے ساتھ بھیڑوں کی گلہ بانی کو خدمت سمجھ کر کرتا ہے۔ اسکی اس خدمت کی وسعت و ہ خود مقرر کرتا ہے۔ جس میں نہ دن نہ رات کا تصور ہے بلکہ بھیڑوں کی فکر مندی کے ساتھ نگہداشت اسکی زندگی کا مقصد بن جاتا ہے۔ انسان کی زندگی میں کوئی کام بھی اچھانہیں ہوسکتا ہے جب تک اُسکو محبت سے نہ کیا جائے ۔ اچھا چرواہا یسوع مسیح محبت کے ساتھ اپنے گلہ کی نگہداشت کرتا ہے۔ اس کی نگہداشت کامل ہے۔ داؤد اور اُس سے پہلے موسیٰ اور دیگر انبیاء کرام کی نگہداشت میں خداوند کی چرواہے کی خدمت کا عکس تھی ۔ جو کاملیت کے ساتھ خداوند یسوع کی بھیڑوں کی کیلئے فدیہ میں اپنی جان دینے میں پوری ہوتی ہے۔

یوحنا کی انجیل کے میں چند اور باتیں ہیں جو ہماری آج کی مرکزی آیت اور موضوع کو سمجھنے کے لئے ضروری ہیں۔ بھیٹر خانہ۔ چرواہا۔ درواز ہ یہ تین مثبت صورت کو پیش کرتے ہیں کہ چرواہا بھیٹر خانہ کے دروازہ میں سے آتا ہے اور بھیٹروں کی نگہداشت کیلئے اندر باہر آتا جاتا ہے۔ دوسری صورت میں چور اور ڈاکو ہیں جوکسی اور طرف سے چڑھ کر اندر آتے ہیں اور بھیٹر خانہ کو اور بھیٹروں کو نقصان پہنچاتے ہیں انکو اس متن میں "غیر" بھی کہا گیا ہے ۔ بھیڑیں

کسی غیر کے پیچھے نہیں جاتیں پھر بھی وہ زبردستی بھیٹروں کو اپنے پیچھے بلانے کی کوشش کرتے ہیں۔

خداوند یسوع کے زمانہ میں اور اُس سے پہلے بہت سے ایسے لوگ تھے جو خدا کے لوگوں کی راہنمائی اچھے طریقے سے نہیں کر رہے تھے بلکہ اپنے مفاد کیلئے بھیٹروں کے گلہ کو استعمال میں لاتے تھے۔ مفاد پرستی کا یہ طریقہ آج بھی کئی مقامات پر نظر آتا ہے۔ چرواہے کا ایک پس منظر ہوتا ہے۔ اُس کا بلاوا ہوتا ہے اس کو با قائدہ مقرر کیا جاتاہے اور وہ اپنے بلا وے کے تحت کلیسیائی خدمات میں حصہ لیتے ہیں ان طریقوں کر چھوڑ کر اگر کوئی بھیڑ خانہ میں داخل ہوکر خود کو چر واہا کہلاتا ہے تو خود فریبی کے علاوہ کچھ نہیں ہے۔

خداوند یسوع نے "اچھا چرواہا " کہہ کر الہی دعوؤں کے سلسلہ کو جاری رکھا ہے۔ لوقا کی انجیل کے اٹھا رویں باب میں اُس آدمی کو جو یسوع کو "نیک اُستاد " کہہ کر پکارتا ہے یسوع نے کہا تو مجھے نیک کیوں کہتا ہے۔ انگریزی زبان میں نیک کیلئے وہاں لفظ "Good" ہی استعمال کیا گیا ہے۔ یونانی زبان میں وہاں لفظ "Agathos " استعمال ہوا ہے۔ یہاں پر یسوع نے خود کو Kalos یعنی اچھا کہہ کر یہ ثابت کیا ہے کہ لوقا کے اٹھارویں باب میں جو بات شروع ہوتی ہے وہ یہاں مکمل ہوتی ہے خداوند یسوع نیک اور اچھا اور وفادار خداوند ہے جس نے بھیڑوں کی فکرمندی کیلئے کفارہ بخش موت برداشت کر کے اُن کو صداقت کی راہ مہیا کی ہے۔

چرواہے کی زندگی قربانی مانگتی ہے۔ فلسطین کے متن میں چرواہے کی خدمت مزدور کے مقابلہ میں دیکھی جاتی تھی۔ مزدور خطرے کو دیکھ کر بھیڑوں کو چھوڑ کر بھاگ جاتا ہے لیکن چرواہا دشمن کو اور جنگلی جانوروں کو دیکھ کر بھی نہیں گھبر اتا تھا بلکہ جرات کے ساتھ اُن کا مقابلہ کرتا تھا۔ ہمارے خداوند یسوع نے ابلیس اور موت کا مقابلہ کر کے دونوں کو شکست دی اور گلہ کو برائی سے محفوظ رکھا ہے۔ مسیح خداندا چھا چرواہا ہے وہ بھیڑوں کو جانتا ہے ۔ لکھا ہے کہ اچھا چرواہا بھیڑوں کو نام بنام جانتا ہے۔ اس میں تعلق اور رشتہ کی اہمیت واضح ہوتی ہے۔ خداوند خدا کا پیار مسیح کے پیار میں ظا ہر ہوتا ہے۔ اس پیار کو قائم رکھنے کیلئے کلیسیا کی پاسبانی خدمت کارآمد ہے۔ خداوند یسوع نے کہا:

"تم نے مجھے نہیں چُنا بلکہ میں نے تمہیں چن لیا اور تُم کو مقرر کیا کہ جا کر پھل لاؤ اور تمہارا پھل قائم رہے ۔ "

(یوحنا 15: 16)

خُداوند کا چناؤ بھلائی کا چناؤ ہے۔ اس نے اپنے لوگوں کو بلایا اور انکو مقر ر کیا ہے کہ چرواہے کی خدمت کو جاری رکھتے ہوئے اپنی زندگی کو با مقصد بنا ئیں۔ آپ اپنی خدمت کو ایک ایسی شکل دیں جس میں دوسروں کیلئے خاص طور پر وہ لوگ جو آپ کے سپرد کئے گئے ہیں قربانی کی صورت نظر آئے ۔ قربانی انسان کی خدمت کو با مقصد بناتی ہے اور قربانی دینے میں دوسروں کی بھلائی ہے بھلائی اور رحمت کا تعین چرواہے کی خدمت کا امتیازی نشان ہے۔ اس خدمت کو مضبوطی کے ساتھ تھامے رہیں خداوند آپ کے آگے آگے چلتا ہے۔ اُس کی رہنمائی میں زندگی اور سلامتی ہے۔

1. یسوع راہ حق اور زندگی

"یسوع نے اُن سے کہا کہ راہ اور حق اور زندگی میں ہوں۔ کوئی میرے وسیلہ کے بغیر باپ کے پاس نہیں آتا ۔" (یوحنا 14: 6)

خداوند یسوع نے شاگردوں کی حوصلہ افزائی کرتے ہوئے انہیں ایمان رکھنے اور اس پر قائم رہے کے لئے کہا اور اپنے جانے کی نشاندہی کی۔ انسانی تجربہ اس بات کی تصدیق کرتا ہے کہ ہم سب اپنے خیالات کے برخلاف کوئی بات پورے طور پر مجھ کر قبول نہیں کرتے ۔ خداوند یسوع کے شاگردوں کے ذہن میں یہ بات بیٹھی ہوئی تھی کہ خداوند یسوع خدا کا مسیحا ہے لہذاوہ انہیں اور تمام اسرائیل کو سماجی اور سیاسی رہائی دلائے گا اس سوچ اور یقین کے پیش نظر وہ خدا وند کی ایسی باتوں کو جو اُس کی صلیبی موت ، دوبارہ جی اٹھنے اور باپ کے پاس جانے کی بابت تھیں قبول نہیں کرتے تھے۔ جیسے جیسے مسیح خداوند کے جانے کا وقت آ رہا تھاوہ ان باتوں کو اُن کو سمجھارہا تھا۔ اور اگر وہ ان باتوں کو قبول کرتے تو وہ نہایت پریشان ہو جاتے تھے کہ ابھی تو تین برس بھی پورے نہیں ہوئے کہ خداوند ان کو کہہ رہا ہے کہ وہ باپ کے پاس جاتا ہے اور اُن کیلئے جگہ تیار کرے گا۔

 تو ما رسول جو ہمیشہ اُن باتوں کو یقین کے ساتھ سمجھنا چاہتا تھا جو اس کی سمجھ میں نہ آتی تھیں اُس نے یہاں خداوند سے براہ راست سوال کیا کہ انسانی حوالوں سے ہمیں معلوم نہیں کہ تو کہا جاتا ہے۔ حالانکہ محاورے کے لحاظ سے بھی اس دُنیا سے رخصت ہونے کو "آئندہ کی راہ " کہا جاتا ہے۔ لیکن تو ما کی اس بات کے جواب میں کہ اے خداوند ہم نہیں جانتے کہ تو کہا جاتا ہے پھر راہ کس طرح جانیں؟ خداوند یسوع نے اپنا یہ دعوی کیا جوسات الٰہی دعوؤں میں شامل ہوتا ہے۔ اس ایک دعوے میں در اصل تین دعوے شامل ہیں اگر ان کو الگ الگ کر کے مطالعہ کیا جائے ۔ ہماری آنا کی آیت یوحنا 3: 16 کے بعد سب سے زیادہ مشہور پڑھی جانے اور قبول کی جانے والی آیت ہے۔ مسیحی ایمان کی بنیادی اکائیوں کو بیان کرنے والی یہ آیت در اصل خداوند یسوع کا وہ الہی دعویٰ ہے جو اس کے باپ اور انسانوں کے درمیان واحد درمیانی ہونے کے بھید کو واضح کرتا ہے۔ اور خُدا کی ذات اور ابدی زندگی کے بھیدوں کی بھی نشاندہی کرتا ہے کہ مذہبی عقائد کی تین بڑی حقیقتیں کہ خدا حق ہے اور خدا کی راہ یعنی اُس کے حکموں کی راہ اور بادشاہی کا راستہ اور زمین اور آسمان کی زندگی یہ سب کچھ مسیح کی ذات اور خوبیوں کو کامل صورت میں دنیا پر ظاہر کیا ہے۔ انجیل مقدس میں بے شمار مقالات پر اس دعوے سے متعلقہ الٰہیاتی بھیدوں کی نشاندہی کی گئی۔ یوحنا کی انجیل کے یہ مخصوص مضامین ہمارے لئے بڑی برکت کا باعث ہیں۔ اس برکت کو تھامتے ہوئے ہم اس آیت کا مطالعہ تین سطور پر کریں گے۔

 پہلے یہ کہ مسیح خداوند کی ذات بذات ِخود راہ ہے۔

 اور دوسرے یہ کہ وہ حق ہے ۔

اور تیسرے یہ کہ وہی زندگی ہے وہ بحیثیت حقیقی راہ، حق اور زندگی خدا اور انسان کے درمیان درمیانی ہے اور اُس کی ذات میں خدا پورے طور پر ظاہر ہوا ہے۔ اسلئے کہ خدا کو جاننے کا واحد وسیلہ مسیح خداوند ہے۔ عہد نامہ عتیق میں راہ سے مراد خدا کی راہ لی جاتی تھی۔ اس میں خدا کے احکام کو مانتے ہوئے اُس کی فرمانبرداری میں چلنا اور مضبوط ہونا شامل تھا۔ بیابان کی راہ پر چل کر بنی اسرائیل ملک ِموعودہ میں پہنچے ۔ اس راہ کی نشاندہی کرنے والا خدا کا بندہ موسیٰ اُن کیلئے خُدا کی طرف سے وسیلہ مقرر ہوکر آیا تھا۔ اس نے ہر مقام پر لوگوں کی راہنمائی کی کہ وہ خُدا کی دکھائی ہوئی راہ پر چل کر ملک موعودہ میں پہنچیں۔ یکہ موعود ہ خدا کی بادشاہی کا ایک عکس اور مثال تھا۔ لہذا ان باتوں کے الہیاتی پہلوؤں کو سمجھتے ہوئے ہم بڑی حقیقتوں کو دیکھتے اور اُن کا تجربہ کرتے ہیں۔ خداوند کا موسیٰ کی معرفت فرعون سے کہنا کہ

اسرائیل میرا بیٹا بلکہ میرا پہلوٹھا ہے اور میں تجھے کہہ چکا ہوں کہ میرے بیٹے کو جانے دے تا کہ وہ میری عبادت کرے ۔ ( خروج 4: 23)

بذات خود ایک راہ کی نشاندہی کرتا ہے کہ اسرائیل کو جانے دے یعنی ایک مخصوص راہ اور منزل کی طرف جانے دے۔ یہ راہ اور منزل عبادت اور نجات کی راہ ہے جس پر خدا نے اپنے لوگوں کو ڈالا ۔

بنی اسرائیل کو مصر سے نکلے ہوئے تین مہینے ہوئے تو خدا نے اُن سے کہا:

سواب اگر تم میری بات مانو اور میرے عہد پر چلو تو سب قوموں میں سے تم ہی میری خاص ملکیت ٹھہرو گے۔۔۔۔ (خروج 19: 5)

خداوند کی راہ عہد کی راہ ہے جس پر چل کر بنی اسرائیل خُدا کی ملکیت ٹھہرے ۔ خُداوند خُدا نے بیابان میں لوگوں کو راستہ دکھانے کیلئے براہ ر است اُن کی رہنمائی اور مدد کی۔ یہ رہنمائی ایسی تھی کہ خدا اپنے راستہ پر اُن کو چلا رہاتھا۔ اور جس راستہ پر وہ جاتے تھے وہ خدا کی راہ تھی۔ خروج کی کتاب میں لکھا ہے۔

"اور انہوں نے سکات سے کوچ کر کے بیابان کے کنارے ایتام میں ڈیرا کیا۔ اور خداوند اُن کو دن کو راستہ دکھانے کیلئے بادل کے ستون میں اور رات کو روشنی دینے کیلئے آگ کے ستون میں ہو کر آگے آگے چلا کرتا تھا تا کہ وہ دن اور رات دونوں میں چل سکیں ۔ ( خروج 13: 20-21)

خداودن راہ ہے جو بذات خود لوگوں کواپنے راستہ پر چلانے کیلئے گا مزن کرتا ہے۔ زبور نویس خداوند سے دُعا

کرتا ہے!

اے خداوند مجھ کو اپنی راہ کی تعلیم دے میں تیری راستی میں چلونگا ۔ ( زبور86: 11)

یسعیاہ ہی کی کتاب میں مسیحانہ پیشین گوئیوں کے حوالہ سے 40ویں باب میں مشہور بیان یوں درج کیا گیا ہے!

"پکارنے والے کی آواز ! بیابان میں خداوند کی راہ درست کرو - (40: 3)

اس آیت کو یوں بھی پڑھا جا سکتا ہے ۔ " بیابان میں پکارنے والے کی آواز ! خداوند کی راہ درست کرو ۔ "

خداوند کی راہ سچائی کی راہ ہے۔ (زبور 25: 4) جب خداوند یسوع نے کہا کہ راہ اور حق میں ہوں تو یہ بات بالکل واضح ہو جاتی ہے کہ جس راہ پر موسیٰ نے بیابان میں لوگوں کی رہنمائی کی اور خداوند خد اخو دلوگوں کے آگے آگے چلا اور اُس راہ کی نشاندہی زبور نویس اور دیگر انبیاء کرتے ہیں۔ یہ نشاندہی یسعیاہ کی کتاب میں براہ راست درج کی گئی جس کو انجیل نویسوں نے یو حنا بپتسمہ دینے والے کی منادی کیلئے ایک پیش خیمہ کے طور پر بیان کیا۔ خداوند یسوع کا یہ دعویٰ کہ وہ راہ ہے سے مراد یہ ہے کہ وہ خدا تک راہ دکھاتاہی نہیں بلکہ خود درمیانی کی حیثیت سے انسان کا ہاتھ پکڑ کر خدا کے ہاتھ سے ملاتا ہے۔ کیونکہ نجات کا یہ بھید اس دعویٰ میں پوشیدہ ہے۔ خدا کے ساتھ صلح کا تصور یہ ہے کہ خدا نے انسان کو مسیح میں قبول کیا ہے۔ اور مسیح نے انسان کو خدا تک پہنچایا ہے وہ کامل راستہ ہے جس کے وسیلہ سے لوگ خدا تک جاتے ہیں کیونکہ وہ فضل اور سچائی سے معمور ہو کر دنیا میں آیا ۔ فضل اور سچائی خدا کی دو ذاتی صفات ہیں جو مسیح کی ذات میں کلی طور پر موجود ہیں۔ اور انہی کی بدولت وہ خدا اور انسان کے بیچ بھی راہ کی طرح کام کرتا ہے۔ خدا کی بادشاہی انسان کی منزل ہے۔ اس منزل کی راہ یسوع ہے۔ اس کی تعلیمات اور اُس کے معجزات اس کی بادشاہی کے نشانات ہیں۔

خداوند یسوع نے کہا حق میں ہوں۔ قدیم زمانہ سے یہ ایمان چلا آرہا ہے کہ حق کا تعلق خدا کی ذات سے ہے۔ جب لفظ "حق" مخصوص حوالوں سے بولا جاتا ہے تو اس سے مراد عمومی سچائی نہیں جو جھوٹ کی نفی کرتی ہے۔ بلکہ اس سے مراد خدا کی منکشف سچائی ہے۔ یونانی زبان میں استعمال شدہ لفظ Aletheia اس صورتِ حال کو بیان کرتا ہےکہ یوحنا کی انجیل میں یہ لفظ اسم کی صورت میں استعمال ہوا ہے اور خداوند یسوع نے جب یہ لفظ اپنے لئے استعمال کیا تو یہ اسم فاعل کی صورت میں درج کیا ہے۔ خداوند یسوع کی شخصیت اور ذات صرف سچائی اور اچھائی کی خبر نہیں دیتی بلکہ وہ خدا کی راستی جو کوہِ سینا پر اور دیگر مقامات پر ظاہر ہوتی رہی ہے اُس کا مظہر اور عکس ہے۔ خداوند یسوع کی نجات اس کے اُن دعووں کا مُدّعا اور مقصود ہے کہ وہ خدا اور انسان کے درمیان درمیانی ہے اس رو سے وہ حقیقی راہ ہے جو خدا کی بادشاہی میں داخل کرتی ہے۔ اور "حق" ہے کیونکہ اُس نے خدا کی پوری حقیقت کو نیا پر ظاہر کیا ہے۔ مقدس یوحنا نے لکھا ہے۔

خدا کو کسی نے کبھی نہیں دیکھا۔ اکلوتا بیٹا جو باپ کی گود میں ہے اس نے ظاہر کیا ۔ "

(یوحنا 1: 18)

خداوند یسوع کے اس دعوی کا تیسرا پہلو "زندگی" ہے۔ پچھلے اسباق میں "قیامت اور زندگی " کے حوالہ سے زندگی کا مفہوم بیان کیا گیا ہے۔ یوحنا کی انجیل میں ایک اندازے کے مطابق 36 مرتبہ یونانی لفظ Zoe استعمال ہوا ہے اس کا مطلب زندگی ہے۔ جب خداوند یسوع نے یہ لفظ اپنے لئے استعمال کیا تو اس سے اس کی واضح مراد یہ ہے کہ وہ زندگی کا منبع ہے زندگی اس میں شروع ہوتی ہے اور اُس میں ختم ہوتی ہے۔ اور زندگی سے مراد صرف انسانی زندگی نہیں کیونکہ رسول بیان کرتا ہے کہ اس میں سب چیزوں کا مجموعہ ہوتا ہے۔

"تا کہ زمانوں کے پورے ہونے کا ایسا انتظام ہو کہ مسیح میں سب چیزوں کا مجموعہ ہو جائے ۔ "(افسیوں 1: 10)

مسیح میں سب چیزوں کا مجموعہ ہونے سے مراد ہے کہ اُس میں سب چیز یں سمٹ جائیں گی۔ خداوند یسوع کی شخصیت وہ ذات ہے جس میں کائنات کا بندوبست شروع ہوا اور اُس میں کائنات کا بندو بست سمٹ جائے گا۔ اس حالت کو الہیات میں ابدیت کہا جاتا ہے۔

خداوند یسوع کا یہ دعوئی کہ وہ راہ اور حق اور زندگی ہے الہیاتی برکات کا ایک مجموعہ ہے جس کا مطالعہ اور تجربہ ہم سب کیلئے بابرکت ہے۔ آپ اپنی تعلیمات میں اس کو مخصوص اور سرگرم طریقے سے اپنا ئیں۔ کیونکہ یہ وہ راہ ہے جو زندگی ہے۔ اس راہ کے برخلاف جانا موت کی راہ پر گامزن ہونا ہے۔ آپ اپنی خدمت اور کام میں خداوند یسوع کی

باتوں کے یقین میں مضبوط ہوں۔ یقین میں مضبوطی بہتوں کے لئے برکت کا باعث ہوگی۔

مسیح خداوند کا فضل آپ پر ہے۔

1. یسوع شفاعت کرنے والا سردار کاہن

پس اس کو سب باتوں میں اپنے بھائیوں کی مانند ہونالازم ہوا تا کہ امت کے گناہوں کا کفارہ دینے کے واسطے اُن باتوں میں جو خدا سے علاقہ رکھتی ہیں ایک رحمدل اور دیانتدار سردار کا ہن ہے ۔ " ( عبرانیوں 2: 17)

عبرانیوں کے نام خط کا دوسرابڑا موضوع "یسوع مسیح سردار کا ہن" ہے۔ ایک جانب خط کا مصنف خداوند مسیح کو فرشتوں سے افضل یعنی "فرشتوں کا خداوند" پیش کرتا ہے۔ دوسری جانب اُس کی بشریت یعنی انسان ہونے کے حوالہ سے بیان کرتا ہے کہ وہ فرشتوں سے کچھ ہی کم کیا گیا (2: 9) یہ کہہ کر مصنف نے زبور نمبر 8 کے حوالہ سے مسیح کی بشریت کو مسیحی الہیات کے ایک واضح رُکن کے طور پر بیان کیا ہے۔ یہ اسلئے ہوا کہ یسوع مسیح خدا کے فضل سے ہر ایک آدمی (انسان ) کیلئے موت کا مزہ چکھے ۔ (2: 10) اور پھر زبور22: 22 کا اقتباس دیتے ہوئے مصنف یسوع کے مسیحانہ درجہ اور عمل کا بیان کرتا ہے۔ اور اُس کے آنے کے مقصد کو ابلیس کو تباہ کرنے سے جوڑتا ہے۔ (عبرانیوں 2: 14) ان تمام ایسے عہدوں اور انسانی عمل کے امتزاج کے ساتھ عبرانیوں کے خط کا مصنف انتہائی مہارت سے زوح القدس کی ہدایت میں مسیح یسوع کی اپنی کہانت کے موضوع کو شروع کرتا ہے۔ جس میں وہ یسوع کے زمانے کی کہانت اور کاہنوں کے حوالہ اور پس منظر میں یسوع کو رحمدل اور دیانتدار سردار کا ہن کہتا ہے۔

 خداوند یسوع کے اس مخصوص عہدہ اور درجہ کو متعارف کراتے وقت بیان کیا گیا ہے کہ اُس کو لازم تھا کہ وہ ابر ہام کی نسل کا ساتھ دے۔ ابرہام کی نسل کو براہ ر است ایماندار نسل کہا جا سکتا ہے۔ اس میں دو نکات موجود ہیں۔ ایک یہ کہ جو کچھ مسیح خد اوند بحیثیت سردار کا ہن کرنے جار ہا تھاوہ کل بنی آدم کے گناہوں کے کفارہ کیلئے ہے لیکن ایمان لانے سے فائدہ مند اور مؤثر ہوتا ہے۔ ہر شخص کو مسیح کے کفارہ پر غیر مشروط ایمان اور بھروسہ کرنا ضروری ہے۔

(یوحنا 3: 16)

جہاں تک امت کے گناہوں کے کفارہ کا تعلق ہے تو اس کی بابت یہ ہے کہ یسوع کی نجات بخش موت تاریخی اعتبار سے یہودی قوم کیلئے وقوع پذیر ہوئی لیکن اس کی وسعت اور فضل میں ساری کائنات اور کل بنی نوع انسان شامل ہیں۔ چونکہ مسیح خداوند کا سردار کا ہن ہونا یہودی کہانت کے پس منظر میں الہیاتی اکائی اور بھید کے طور پر بیان کیا گیا لہذا اس کو "اُمت" یعنی بنی اسرائیل کے حوالہ سے درج کیا گیا ہے۔

"اسکو اپنے بھائیوں کی مانند بننا لازم تھا " آیت کے اس حصہ کا مفہوم اور مطلب یہ ہے کہ جس طرح زبور نویس کی یہ بات کہ میں تیرا نام اپنے بھائیوں سے بیان کروں گا اُسی طرح مسیح خداوند کو اپنے لوگوں کی مانند بننا ضرور تھا کہ کہانت اور قربانیوں کو مکمل اور حتمی شکل میں گزراننے کے لئے پہلے وہ شریعت کے تقاضوں کو اپنے بدن اور زندگی میں پوا کر ے۔

پولُس رسول نے گلتیوں کے خط میں یوں لکھا ہے: "لیکن جب وقت پورا ہو گیا تو خدا نے اپنے بیٹے کو بھیجا جو عورت سے پیدا ہوا اور شریعت کے ماتحت پیدا ہوا ۔ تا کہ شریعت کے ماتحتوں کو مول لیکر چھڑا لے اور ہم کو لے پالک ہونے کا درجہ ملے ۔ (گلتیوں 4: 4)

یسوع کا عورت سے پیدا ہونا اُس کو تمام انسانوں کے مشابہ کرتا ہے۔ اور شریعت کے ماتحت پیدا ہونا اُس کو بنی اسرائیل کے مشابہ کرتا ہے۔ شریعت کے ماتحتوں کو مول لیکر چھڑانے سے مراد ہے کہ بے عیب برّہ اور سردار کا ہن کے طور پر اپنی ہی قربانی خدا کے حضور پیش کر کے مسیح خداوند نے خود کو یہودی کا ہنوں کے مشابہ کیا۔

"ہم کو لے پالک ہونے کا درجہ ملا" سے مراد ہے کہ یسوع کی قربانی اور کہانت کے فضائل ساری دُنیا کیلئے ہیں۔ مسیح خداوند انسانوں یعنی بنی اسرائیل اور یہودی کا ہنوں کے مشابہ ہو کر قربانی کی ایک ایسی مثال بنا جس کی مثال نہیں ملتی ۔ یوں اُس کی زندگی اور عہدہ اور خدمت بحیثیت کا ہن بے مثال ہیں۔

کہانت عبرانیوں کے خط کے اگلے ابواب کا بھی موضوع ہے لہذا ہم یہاں آج کی زیر مطالعہ آیت کے آخری حصہ کا ذکر کر کے اپنی بات کو ختم کریں گے کہ یسوع مسیح یہودی کا ہنوں کی نسبت رحمدل اور دیانتدار کا ہن ہے۔ اس سے مراد یہ ہے کہ یسوع نے اپنی زندگی میں انسانی آزمائشوں کا دُکھ سہا۔ لہذا وہ رحمدلی سے انسانوں کی مدد کرتا ہے۔ وہ خداوند کے گھر کا دیانتدار خادم ہے۔ جو موسیٰ ثانی کے طور پر بہتر مختار ہے ( عبرانیوں 3: 6) وہ اپنی کہانت میں دیانتدار رہا۔ اس نے جو کچھ اس کو سونپا گیا تھا اس میں سے کچھ بھی نہ کھو یا بلکہ سب کچھ سنبھال کر خدا کے سپرد کیا۔ بلکہ خود بھی خدا کے پرد ہو گیا۔

مسیح خُداوند نے کیا انگور کا حقیقی درخت میں ہوں ۔ " (یوحنا 15: 1)

یہ خداوند یسوع کا وہ دعوی ہے جو اُس کو خدا باپ کے حوالہ سے منفرد حیثیت میں پیش کرتا ہے۔ وہ خدا کے گھر کا کامل مختار ہے جولوگوں کی مصیبتوں میں مدد کرتا ہے۔ (عبرانیوں 4: 14-16)

1. کلیسیاء کے لئے مسیح کی دعا

ایک نہایت شکست خورده احساس کہ جب کبھی مدد کی ضرورت ہو اور مد دکوکوئی بھی نہ ہو۔ ہاں ایسے حالات بھی ہو سکتے ہیں کہ ہم کسی کو مدد کے لئے پکاریں تو وہ مددفراہم کر ہی نہ پائے اور غالباً ایسا وقت بھی ہو کہ مددفراہم کر ناممکن نہ ہو پائے۔

 ایوب کے ارد گرد ایسے دوست موجود تھے جو اسے تسلی دینے آئے تھے لیکن ان میں سے کوئی اُس کی حالت کو سمجھ نہ سکا اور جب دوستوں نے چاہا کہ ایوب کی مدد کریں تو بجائے مدد کرنے کے انہوں نے معاملات کو زیادہ اُلجھا دیا اپنی تکلیف میں ایوب خواہش کرتا کہ کوئی شفاعت کرنے والا ہو جو ایوب اور پاک خُدا کے درمیان کھڑا ہو سکے ۔ اسی طرح اور لوگوں نے بھی تلاش کی کہ کوئی شفاعت کرنے والا میسر ہوتو انہوں نے صرف اور صرف شفاعت کرنے والے یسوع کو پایا۔

یسوع ایک شفاعت کنندہ ہے کیونکہ خُدا ایک ہے اور خُدا اور انسان کے بیچ میں درمیانی بھی ایک یعنی مسیح یسوع جو انسان ہے۔ (1 تیمتھیس 5: 2)

خداوند یسوع خُدا اور انسان کے درمیان ایک مضبوط پل ہے۔ جو ہمیں اپنے ہاتھ سے اُٹھا کر خُدا باپ کے حضور پیش کرتا ہے۔ کہ جس پر چل کر ہمیں خُدا باپ تک رسائی حاصل ہوتی ہے۔ جب آدم اور حوانے گناہ کیا تو انہوں نے اپنے آپکو خُدا سے چھپانے کی کوشش کی اور خُداوند خُدا نے آپ خُود پہل کی اور انہیں ڈھونڈ نے آیا ، خُدا نے پکارا "تم

کہاں ہو"یہ ضرور یاد رکھیں کہ جب ہم نا کام ہوں اور ڈرتے ہوں اور خُداوند کے حضور کے چھپنے کی اپنی سی کوشش میں ہوں تو ہمارا ایک شفاعت کنندہ ہے جو ہماری شفاعت کرتا ہے۔ یعنی یسوع مسیح خداوند - یسوع ہماری خاطر شفاعت کرنے والا ہی نہیں بلکہ وہ خُدا باپ کے کے حضوری میں ہمارا وکیل بھی ہے۔ جب یسوع نے اپنے شاگردوں سے اپنے آسمان پر جانے کی بات کی تو شاگر دافسردہ ہو گئے۔ یسوع نے انہیں یقین دہانی کرائی کہ وہ انہیں یتیم یا اکیلا نہیں چھوڑے گا بلکہ اُنکے لئے ایک مددگار بھیجے گا یہاں جس لفظ کا ترجمہ مددگار کیا گیا ہے یہ لفظ مختلف جگہوں پر ایڈوکیٹ اور مشیر کے طور پر بھی استعمال ہوا ہے جس سے اس مددگار کی ایسی تصویر ابھرتی ہے کہ یہ ہماری ضرورت کے وقت فوراً آن موجود ہوتا ہے۔ بائبل مقدس کے ان الفاظ سے میری اور آپکی تسلی ہوتی ہے "اے میرے بچو! یہ باتیں میں تمہیں اسلئے لکھتا ہوں کہ تم گناہ نہ کرو اور اگر کوئی گناہ کرے توباپ کے پاس ہمارا ایک مددگار موجود ہے یعنی یسوع مسیح راستباز" (1 یوحنا 2:1)۔

 جب ابلیس ہم پر حملہ آور ہوتا ہے جیسا ایوب پر تو آسمان پر ہمارے لئے ایک مددگار فوراً ہماری مدد کو کھڑا ہو جاتا ہے اسلئے ابلیس کا لگایا گیا کوئی الزام یسوع کی حضوری کی بدولت ہم پر بالکل اثر انداز نہیں ہوتا اسلئے کہ ہمارا یسوع کامل انسان اور کامل خُدا ہونے کے ساتھ ساتھ خُدا باپ کی حضوری میں ہمارا شفاعت کرنے والا مددگار بھی ہے۔

جب مسیحی ایماندار ہمیں کہتے ہیں کہ ہم آپکے لئے دعا گو ہیں تو ہماری حوصلہ افزائی ہوتی ہے۔ تو غور کیجئے کہ پھر ہم کس قدر زیادہ تسلی اور حوصلہ اور خوشی سے سرشار ہونگے جبکہ ہم کو معلوم ہو گیا ہے کہ ہمارا خُداوند یسوع ہمیں جو ہماری شفاعت کرنے کو بر وقت مستعد اور تیار رہتا ہے وہ ہمارے لئے خُدا باپ کے گھر کا بڑا سردار کا ہن ہے۔

عبرانیوں کے خط کا مصنف اس حقیقت کی اہمیت کے بارے میں سکھاتا ہے ۔ يسوع ہمارے ساتھ کس قدر زیادہ ہمدردی سے پیش آتا ہے وہ جانتا ہے کہ ہم کسی قدر بڑے دکھوں کے بوجھ تلے دبے ہوئے ہیں ۔اسلئے کہ یسوع کو اپنی زمینی زندگی میں اسی طور سے دکھوں کے تجربات سے گزرنا پڑا جو ہمار ی اپنی روز مرہ زندگی کا حصہ ہیں کہ ہمارا یسوع آزمایا گیا، رد کیا گیا ، نفرت اور تنگ نظری اور دھوکہ دہی کا شکار ہا اور بڑے دُکھوں سے گزرا۔

ہماری سب سے بڑی ضرورت کے وقت اس بات کی اہمیت ہوتی ہے کہ کوئی ایسا موجود ہو جو ہماری بات سمجھتا ہو، کوئی ایک ایسا جو ہمارے ساتھ ضرورت کے ان لمحات میں کھڑا ہے ۔ اپنے دُکھی لمحات کے دوران کوئی ایسا دوست جو خودہی اس دکھ کا تجربہ رکھتا ہو ۔ ان لمحات میں تسلی کیلئے نہایت عمدہ معلوم ہوتا ہے اور جب وہ ان الفاظ کا استعمال کرے "میں سمجھتا ہوں کہ آپ کیا اور کیسا محسوس کر رہے ہیں " تو یہ الفاظ میں دکھ برداشت کرنے میں بھر پور مدددیتے ہیں اور تسلی کا باعث ہوتے ہیں۔ جب کوئی کینسر زدہ خود کسی کینسر کے مریض کو تسلی دے تو اُس مریض کی بہت بندھتی ہے اسلئے کہ قدرت والے خداوند ہمارے یسوع کو ہماری بیماریوں اور دکھوں کا علم ہے اسلئے یسوع کی بدولت ہماری درست طور سے تسلی ہوسکتی ہے صرف اسی لئے ناں کہ خُداوند یسوع جانتا ہے کہ ہماری حقیقی ضرورت کیا ہے۔ یسوع کو آپ کسی نگاہ سے دیکھتے ہیں؟ یطوع ہمیں پورے طور پر صرف سمجھتا ہی نہیں بلکہ ہماری مکمل شفاعت کرتا ہے۔ یسوع ہماری مدد کرنے کی صرف خواہش ہی نہیں رکھتا بلکہ مکمل اختیار اور پوری قدرت رکھتا ہے کہ جیسا وہ چاہتا ہے ہم ویسےہوں۔

کسی عام مسیحی کلیسیائی رکن کی طرف سے دُعا کرنے کا وعدہ کتنا اچھا اور پُر یقین معلوم ہوتا ہے پر اگر یسوع آپ سے دُعا کرنے کا وعدہ کرے تو آپ کس قدر زیادہ ہے اطمینان سے بھر جائیں گے ۔ ضرور غور کیجئے گا۔

عبرانیوں 7:25 میں لکھا ہے کہ "وہ انکی شفاعت کرنے کیلئے ہمیشہ زندہ ہے"

اس بڑے سردار کا ہن کے بارے میں وضاحت کی گئی ہے کہ "چنا نچہ ایسا ہی سردار کا ہن ہمارے لائق ہی تھا جو پاک اور بے ریا اور بیداغ ہو اور گنہگاروں سے جدا اور آسمانوں سے بلند کیا گیا ہو"

آئیے! یسوع مسیح کی ایمانداروں کے لئے دُعا میں پطرس کے کیس کی مثال پر غور کریں۔ پطرس ایک مغرور انسان تھا اور پر یقین تھا کہ وہ یسوع کی کامل پیروی کرنے میں کبھی نا کام نہیں ہوگا۔ لیکن یسوع جانتا تھا کہ پطرس بہت جلد اپنے اس وعدہ میں نا کام ہوگا اور یہی وجہ تھی کہ یسوع نے پطرس کو یقین دہانی کرائی کہ میں تیرے لئے دعا کرونگا۔ پر بعد کی زندگی میں پطرس بحال ہونے پر یسوع کا ایک زبر دست گواہی دینے والا رسول کہلایا۔

ایک وہ شخصیت جو ہمارا نجات دہندہ، ہمارا وکیل ، ہماری شفاعت کرنے والا اور ہما را مد گار بھی، جی ہاں، یسوع جیسا ہمارا مددگار اس روئے زمین پر کوئی ہونہیں سکتا۔ ایسا بالکل نہیں ہے کہ یسوع نے ہمیں زندگی کی راہ پر بلانے اور راہ پر چلنے کی رہنمائی دے کر اکیلا چھوڑ دیا ہو بلکہ یسوع خُداوند آپ خود زندگی کی اس شاہراہ پر ہمارے ساتھ چلتا ہے۔ ہمارے ساتھ کھڑا رہتا ہے اور یہاں تک کہ آسمانی خُدا باپ کی پاک حضوری میں ہماری وکالت اور نمائندگی کرتا ہے۔

خُداوند یسوع کی کلیسیا کے رکن ہوتے ہوئے ہم قیدیوں کی کشتی کے مسافر نہیں بکہ آزاد کئے گئے ہیں اور خُداوند کی قدرت کے سب سے آزاد ہونے کے ناطے خدا کے بیٹے بیٹیاں ہوتے ہوئے ، بھائی اور شاگردوں کے طور پر بھی اپنے استاد کے ساتھ رہنمائی میں رہتے ہیں یہی وجہ ہے کہ کلیسیائی رفاقت میں رہنے کے سبب وہ ہمارے نام جانتا ہے اسی لئے کہ وہ ہم سے منسوب اور ہم اسکے نام سے کہلاتے ہیں اور اسلئے کہ یسوع ہی ہمارے ایمان کا بانی اور کامل کرنے والا ہے۔ بائیل مقدس ثابت کرتی ہے کہ یسوع مردِ دُعا تھا۔ اپنی زمینی زندگی میں اکثر ایسا ہوتا کہ یسوع شاگردوں کو چھوڑ کر الگ مقام پر چلا جاتا۔

یوحنا کی انجیل کے 17 باب میں یسوع کے دُعا کرنے کے کامل نمونہ کی رہنمائی پائی جاتی ہے۔ جہاں یسوع نے باپ سے اپنے شاگردوں اور پیر کاروں کے ایک ہونے کیلئے دُعا کی۔ یسوع نے دُعا کی کہ وہ خُدا کی رفاقت میں چلتے ہوئے اُسکے جلال کو دیکھیں۔ یہاں یسوع کی اس دُعا کی بابت بھی غور کریں جو مصلوبیت سے پہلے کی گئی کہ باغ گتسمنی میں جب وہ دُعا کر رہاتھا تو یسوع کا پسینہ گویا خون کی بوندیں بن کر چہرے سے ٹپک رہا تھا۔

یسوع نے اپنے آسمانی باپ سے دُعا کی "میری مرضی نہیں بلکہ تیری مرضی پوری ہو " کیا یہ وہ دُعا نہیں جو یسوع ہمارے خُداوند نے ہمارے لئے کی ہے؟ یہ دعا ایک ایسے مردِ دُعا کے دُعائیہ الفاظ ہیں جو تخت پر بیٹھا ایسا برّہ جو شفاعت میں لاثانی ہے کہ اُس جس جیسا کوئی بھی نہیں۔

 کوئی ہمیشہ آپ کے لئے دُعا کرتا ہے۔ جی ہاں یسوع! ہمارا خداوند یسوع جو آسمان پر اپنے باپ کے دبنے ہاتھ بیٹھا ہے صرف یسوع ہی ہمارے لئے دعا نہیں کرتا بلکہ رُوح القدس بھی ہماری شفاعت کرتا ہے۔ یہ سچائی ہمیں تازہ دم کرتی ہے کہ ہمت نہ ہاریں بلکہ اپنے آسمانی باپ سے رجوع کریں نہ کہ اسکی حضوری سے چھپنے کی کوشش کریں "پس آؤ ہم فضل کے تخت کے پاس دلیری سے چلیں تا کہ ہم پر رحم ہو اور وہ فضل حاصل کریں جو ضرورت کے وقت ہماری مدد کرے" (عبرانیوں 4:16)

ایک ایسی بات جو یسوع مسیح کو دوسرے تمام کا ہنوں سے الگ پیش کرتی ہے وہ یہ کہ یسوع کی کہانت لا تبدیل ہے۔ یہ کاہن ابدی کہانت کا حامل ہے۔ بائبل مقدس میں ایک عجیب شخصیت کا ذکر پایا جاتا ہے۔ جس کا نام ملک صدق ہے۔ جسکا نہ تو کوئی شروع ہے اور نہ ہی آخر۔ پرانے عہد نامے کے زمانہ میں کا ہن خدمت میں ایک جگہ پر چند برس گزارنے کے بعد تبدیل کر دئیے جاتے تھے کہ دیگر علاقوں میں خدمت انجام دیں ۔ اُنکے لئے تبدیلی کا ایک نشان مقرر تھا۔ کوئی کا ہن یسوع کی طرح مستقل قائم نہیں رہ سکتا تھا۔ اسلئے کہ یسوع از لی وابدی ہے اور خُدا کے گھر کا ہن جو وہ اپنی زمینی زندگی میں کرتا رہاوہ سب آج بھی دُنیا کے ساتھ بھلائی کے طور پر نظر آرہا ہے اور یہی وجہ ہے کہ کہانت اور خدمت و ایمان سے متعلق جو تجربات پہلی مسیحی کلیسیا ئیں رکھتی تھیں ۔ آج بھی ہماری کلیسیاؤں کو ایمان کے ان تجربات اور گواہی دینے میں مستعد ہونے کے اس سحر کے تجربہ سے گزرنا چاہئے ،اسلئے کہ یسوع کل آج بلکہ ابد تک یکساں ہمارا شفاعت کرنے والا سردار کا ہن ہے۔

کتابیات مصنف

بائبل مقدس

خدا کا پیار پادری ڈاکٹر پرویز سلطان

تفسیر یوحنا کی انجیل ریورنڈ ، ایف ، وین ، میک لائیڈ مترجم :- مبشرِ انجیل عمانوایل داؤد

یسوع جیسا کوئی نہیں ریورنڈ بلیِک ویسٹرن